عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۸ روپے

جلد: ۲۱ | ۲۶/رجب تا ۲/شعبان ۱۴۲۳ھ بمطابق ۴ تا ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۹

اسلام کا پیغامِ اخوّت

دنیا بھر میں قبولِ اسلام کی لہر

صبر کی فضیلت

ختمِ نبوّت کانفرنسوں کی رپورٹ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قادیانی کی دعوت اور اسلامی غیرت:

س:...... ایک ادارہ جس میں تقریباً ۲۵ افراد ملازم ہیں اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے' اس قادیانی نے اپنے قادیانی ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے۔ اب وہ قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام عملہ کی دعوت کرنا چاہتا ہے اور عملہ کے کئی ارکان اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں جبکہ چند دیگر ملازمین اس قادیانی کی دعوت قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ تمام قسم کے قادیانی زندیق' مرتد' دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے غدار ہیں' اس لئے ایسے مذہب کے پیروکاروں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں ہے۔ آپ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں کہ شرعاً کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیسا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی فتویٰ کے مطابق لائحہ عمل تیار ہوسکے۔

ج:...... مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ:

"میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔"

جو شخص آپ کو کتا' خنزیر' حرامزادہ' کافر اور یہودی کہتا ہو' اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے۔

دین دار انجمن' اس کے پیروکاروں اور ان کے مردے کے شرعی احکام:

س:...... ہمارے محلے میں دین دار انجمن کے نام سے ایک تنظیم کام کر رہی ہے جس کے نگران اعلیٰ سعید بن وحید صاحب ہیں جو کہ ہمارے علاقے میں ہی رہائش رکھتے ہیں۔

ان کے لڑکے کا حال ہی میں ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ علاقے کے مسلمانوں کے ردعمل کی وجہ سے اس کی نماز جنازہ علاقے میں نہیں ہوئی لیکن مسلمانوں کے قبرستان میں اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے بعد اسی قبرستان میں اسے دفن کردیا گیا۔ اس کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

ج:...... دین دار انجمن کے حالات وعقائد پروفیسر الیاس برنی مرحوم نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "قادیانی مذہب" میں ذکر کئے ہیں' اور جناب مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی نے اس فرقہ کے عقائد پر مستقل رسالہ "بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا" کے نام سے لکھا ہے۔

یہ جماعت قادیانیوں کی ایک شاخ ہے' اور اس جماعت کا بانی بابو صدیق دین دار "چن بسویشور" خود بھی نبوت بلکہ خدائی کا مدعی تھا' بہر حال یہ جماعت مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ ان سے مسلمانوں کا سا معاملہ جائز نہیں۔ ان کا جنازہ نہ پڑھا جائے نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ ان مرتدین کا جو مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا گیا ہے اس کو اکھاڑنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ مسلمانوں کے قبرستان کو اس مردار سے پاک کریں۔

جانتے بوجھتے ہوئے قادیانی عورت سے نکاح کرنے والے کا شرعی حکم:

س:...... اگر کوئی شخص کسی قادیانی عورت سے یہ جاننے کے باوجود کہ یہ عورت قادیانی ہے' نکاح کرلیتا ہے تو اس کا نکاح ہوا یا نہیں؟ اور اس شخص کا اس عمل کے بعد ایمان باقی رہا یا نہیں؟

ج:...... قادیانی عورت سے نکاح باطل ہے۔

رہا یہ کہ قادیانی عورت سے نکاح کرنے والا مسلمان بھی رہا یا نہیں؟ اس میں یہ تفصیل ہے کہ:

الف:...... اس کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد معلوم نہیں' یا

ب:...... اس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں کہ قادیانی مرتدوں کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔

ان دونوں صورتوں میں اس شخص کو خارج از ایمان نہیں کہا جائے گا' البتہ اس شخص پر لازم ہے کہ مسئلہ معلوم ہونے پر اس قادیانی مرتد عورت کو فوراً علیحدہ کردے اور آئندہ کے لئے اس سے ازدواجی تعلقات نہ رکھے اور اس فعل پر توبہ کرے' اور اگر یہ شخص قادیانیوں کے عقائد معلوم ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو یہ شخص بھی کافر اور خارج از ایمان ہے' کیونکہ عقائد کفریہ کو اسلام سمجھنا خود کفر ہے' اس شخص پر لازم ہے کہ اپنے ایمان کی تجدید کرے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۲۶/رجب تا ۲/شعبان ۱۴۲۳ھ بمطابق ۴ تا ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۲ء | شمارہ:۱۹

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ 4
اللہ کی پسندیدہ قوم کی صفات (آخری قسط) 5
(مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی)
مقام رسول کتاب و سنت کی روشنی میں (دوسری قسط) 7
(مولانا عبدالشکور ترمذیؒ)
دنیا بھر میں قبول اسلام کی لہر 10
اسلام کا پیغام اخوت 12
(مولانا سید محمد لقمان اعظمی)
صبر کی فضیلت 14
(مولانا عمران اللہ قاسمی)
ختم نبوت کانفرنسوں کی رپورٹ 16
مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت (دوسری قسط) 20
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)
بہائی مذہب...... یہودی سازش (آخری قسط) 23
(مودود احمد)

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے ، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت،
مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوة

ادار یہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کی مقبولیت میں کئی گنا اضافہ

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد سے امریکہ اور یورپ میں اسلام کی مقبولیت میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اور اس واقعہ کے بعد سے لے کر اب تک تقریباً ایک لاکھ غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اسی طرح پاکستان سمیت دنیا بھر کے کئی دیگر ممالک میں بھی غیر مسلموں نے کثرت سے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا ہے۔ ۷/ستمبر کو کئی قادیانی مسلمان ہوئے۔ صرف کراچی کے ایک مسلم فلاحی ادارے نے اپنی ایک رپورٹ میں سات سو غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دی ہے جبکہ دیگر مسلم تنظیموں اور تبلیغی اداروں کی کاوشیں اس سے الگ ہیں۔ گیارہ ستمبر کے بعد دنیا کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثرت سے اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔ امریکہ اور یورپ سمیت دنیا بھر میں اسلام پر لکھی جانے والی کتابوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا جانے لگا اور لوگ اسلام کے بارے میں جاننے کے لئے بے چین ہوگئے۔ ان لوگوں نے جب اسلام کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا اور ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر اسلام کی تعلیمات‘ تہذیب وتمدن اور ضابطۂ اخلاق کا مقابلہ دنیا کے دیگر مذاہب اور ان کے نظام سے کیا تو وہ لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے‘ یہی وہ واحد مذہب ہے جو حق ہے‘ اور یہی اللہ کا عطا کردہ اور اس کا پسندیدہ مذہب ہے۔ ان حالات میں ان لوگوں کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ فوری طور پر اسلام قبول کر کے اسلام کے دامن عاطفت میں پناہ لیں اور تمام غیر اسلامی عقائد کو یکسر ترک کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ضمیر کی پکار پر لبیک کہا اور مختلف مساجد اور اسلامک سینٹروں میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان نومسلموں کی اکثریت کے تاثرات یہ تھے کہ انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد بے انتہا سکون کا احساس ہوا‘ قرآن وحدیث کے مطالعہ نے ان کی بصیرت کو جلا بخشی اور ان کے دل کی آنکھیں کھول دیں‘ اس سے ان کے وجدان میں اضافہ ہوا اور وہ اسلام کے ابدی پیغام کی حقانیت کے پہلے سے بھی زیادہ قائل ہوگئے۔

اسلام کی فطرت میں دبنا نہیں بلکہ ابھرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی بہانے سے اسلام کو دبانے کی کوشش کی گئی تو یہ مزید ابھرا۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد سے اسلام‘ مسلمانوں اور اسلامی تنظیموں پر بے انتہا مشکلات آئیں۔ اسلام کو دہشت گردی کا مذہب کہا گیا‘ دہشت گردی کے الزام میں پکڑے جانے والے افراد کو طے شدہ منصوبے کے تحت ”مسلم دہشت گرد“ کہا جانے لگا‘ دینی مدارس پر بے جا سختیاں کی جانے لگیں‘ مسلم فلاحی تنظیموں کے بینک اکاؤنٹ منجمد کئے جانے لگے‘ اسلام کا نام لینا جرم قرار دینے کی کوششیں ہونے لگیں‘ شعائر اسلام کا کھلے بندوں مذاق اڑایا جانے لگا‘ مکہ مکرمہ پر ایٹم بم مارنے کے مطالبات کئے جانے لگے اور ہر مسلم ملک سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ مسلمانوں پر سختی کریں اور اسلام پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کریں۔ کسی اور مذہب پر یہ پابندیاں لگائی گئی ہوتیں تو وہ نہ جانے کب کا ختم ہو چکا ہوتا اور اس کے پیروکار نہ جانے کب کے اپنے مذہب سے دستبردار ہوگئے ہوتے لیکن اسلام کا معاملہ یکسر مختلف ہے۔ اسلام اس دنیا میں غالب ہونے کے لئے آیا ہے اور دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔ دہشت گردی یا کسی اور عنوان سے اسے دبانے کی کوششیں کسی صورت کامیاب نہیں ہوسکیں گی بلکہ ان کی وجہ سے تو اسلام کی مقبولیت میں اور زیادہ اضافہ ہوا ہے جس کا بین ثبوت وہ اخباری رپورٹیں ہیں جن میں ایک لاکھ کے لگ بھگ افراد کی گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء سے لے کر اب تک ایک سال کے مختصر عرصہ میں اسلام قبول کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ اگر اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جاری جبری سلوک کچھ عرصہ مزید جاری رہا تو ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم اسلام قبول کر کے اسلام کے دامن عاطفت میں پناہ لیں گے اور مسلمانوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا جو کفار اور اسلام دشمن قوتوں کے لئے کسی المیہ سے کم نہ ہوگا۔

آخری قسط

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کی صفات

حق تعالیٰ شانہ کی پسندیدہ قوم کی چھٹی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ:

"لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم"

ترجمہ: "وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے۔"

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری میں کسی شخص کی ملامت کو خاطر میں نہیں لاتے۔

احکام خداوندی کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارکہ کو پورا کرنے کے لئے اگر انہیں صعوبتیں اور مشقتیں اٹھانی پڑیں تو اس سے بھی گریز نہیں کرتے' انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ انہیں کیا کہتے ہیں؟ وہ اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ اس کی خاطر ہمیں مصائب جھیلنا پڑیں گے' بس انہیں صرف اور صرف رب تعالیٰ کا فرمان پورا کرنا ہوتا ہے' اپنے آپ کو خطرات اور مشکلات میں ڈال کر ہر حال میں وہ اللہ جل شانہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کرتے ہیں اور دین کے مخالفین سے جہاد کرنا او مشرکین اور مرتدین کی سرکوبی کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے۔

اسلام کے ابتدائی ایام سے لے کر آج تک ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں اللہ تعالیٰ کے یہ بندے دین اسلام کی حفاظت اور بقا کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قریش کو جمع کرکے جب دین الٰہی کی دعوت دی اور اہل مکہ پر معبودان باطلہ کی حقیقت واضح کرکے انہیں ایک رب کی طرف بلایا تو سب سے پہلے راہ حق میں انہیں جو تکلیف اور مصیبت برداشت کرنا پڑی وہ اپنے ہی چچا ابولہب کے ہاتھوں تھی' اس کے بعد دس سال

مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی

مکہ مکرمہ اور طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر تکالیف اور صعوبتیں اٹھائیں کہ بالآخر گزشتہ تمام انبیاء علیہم السلام کو دی گئی تکالیف سے آپ کو دی گئی تکالیف بڑھ گئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' تابعین' تبع تابعین' اور بعد کے علماء حق کی تاریخ حق گوئی اور بے باکی سے عبارت ہے اور حق کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا ان کے ہاں بے حد آسان تھا۔

ایک موقع پر حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کسی دنیاوی لحاظ سے اہم جگہ پر کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک لقمہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر دسترخوان پر گر گیا' حضرت حذیفہؓ نے اس لقمہ کو اٹھایا اور کھالیا' یہ دیکھ کر کسی نے ان سے کہا کہ یہ عجمی لوگ اس طرح لقمہ اٹھا کر کھا لینے کو اچھی حرکت نہیں سمجھتے' جواب میں حضرت حذیفہؓ نے جو تاریخی جملہ ارشاد فرمایا وہ قیامت تک کے لئے امر ہو چکا ہے' آپؓ نے فرمایا:

"أ اترک سنت حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم لھذا الحمقاء"

ترجمہ: "کیا میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کو ان حمقاء کے لئے چھوڑ دوں؟"

یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سنت رسول کو ترک کرنے کا مشورہ دینے والے پر ناراضی کا اظہار فرمایا کہ کیا ان احمقوں کی خاطر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دوں؟

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ منصور نے قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ خلیفہ منصور نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت امامؒ نے فرمایا کہ جھوٹا قاضی القضاۃ کے منصب کا اہل نہیں ہوتا' میری نااہلی کا فیصلہ تم نے خود کر دیا۔

کچھ عرصہ تک یہ کشمکش جاری رہی' بالآخر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

خلیفہ کے حکم سے امام صاحب کو زندان میں ڈال دیا گیا' زندگی کے بقیہ چار سال آپؒ کے اس قید ہی میں گزرے' جیل میں امام صاحب کو اذیتیں دی گئیں' آپ کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا گیا' آپ کو کوڑے لگوائے گئے' لیکن آپ کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی' چار سال پہلے آپ جس عزم کے ساتھ کھڑے تھے' اسی عزم پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہے' یہاں تک کہ جیل ہی میں آپ نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد فرمائی اور جیل ہی سے آپ کا جنازہ نکلا۔

خلق قرآن کے مسئلے پر حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بے نظیر حق گوئی اور جرأت و بے باکی کا مظاہرہ فرمایا' آپ نے اس قدر تکالیف برداشت فرمائیں کہ ان کی مثال مشکل سے ملے گی' اس وقت کے مصلحت پسندوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ کر آپ کو تن تنہا چھوڑ دیا اور آپ کو بھی بزعم خود سمجھانے کی کوششیں کیں مگر امام صاحبؒ کے موقف کو تبدیل کرانے میں ناکام رہے اور امام صاحبؒ کی حق گوئی و بے باکی میں اس سے کوئی فرق نہیں آیا۔ خلیفہ واثق باللہ نے آپ کو پابند سلاسل کر دیا' سر عام کوڑوں کی سزا دلوائی لیکن آپ اپنا بیان بدلنے پر تیار نہیں ہوئے' اس لئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں میں شامل تھے' آپ حق کے مقابلے میں باطل کی حمایت کیسے کر سکتے تھے؟ آپ کسی کی ملامت یا کسی گروہ کی طعن و تشنیع کی پرواہ کیونکر کرتے؟

تاریخ میں لکھا ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو جب نظام الملک نے لاکھوں روپے کے عوض اپنا درباری عالم بنانے کی کوشش کی تو امام غزالیؒ نے نہایت جرأت اور استغناء کے ساتھ جواب میں فرمایا کہ ہمیں شاہوں کی عزت کی کوئی پرواہ اور فکر نہیں' ہم فقراء شاہی عطاء سے فقیری کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حق گوئی اور جرأت کے جرم میں تقریباً چار سال دمشق کی جیل میں گزارے' وقت کے تمام بادشاہ آپ کی علمیت' حق گوئی' جرأت اور بے باکی سے خائف رہتے تھے' اپنی زندگی کے آخری ایام میں آپ دمشق کے قلعہ میں نظر بند رہے اور وہیں سے آپ کا جنازہ نکلا۔

گیارہویں صدی ہجری میں حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ نے اپنے وقت کے سب سے بڑے بادشاہ اکبر کا غرور و تکبر اپنی حق گوئی اور بے باکی سے توڑ دیا۔ اکبر کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر بادشاہ بنا تو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف اس کے بھی کان بھرے گئے جس کے نتیجہ میں پہلے آپ کو نظر بند کیا گیا اور پھر جیل میں ڈال دیا گیا' لیکن بالآخر جہانگیر آپ کی اس صفت حق گوئی کے آگے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوا اور آخر میں آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا اور یوں آپ کی حق گوئی و بے باکی کی بدولت ہندوستان سے دین اکبری کے مکمل طور پر خاتمہ کی راہ ہموار ہوئی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس راہ میں کم تکلیفیں نہیں اٹھائیں' آپ کے انگوٹھے کاٹے گئے' آپ پر مصائب و آلام کے وہ پہاڑ توڑے گئے کہ ان کی وجہ سے آپ کی بینائی جاتی رہی لیکن آپ نے حق کا راستہ نہیں چھوڑا' مصائب کے اس طوفان کا' جو آپ کے سامنے کھڑا تھا' آپ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور حق تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہو کر اپنے رب کے سامنے سرخرو ہو گئے۔

سلطنت مغلیہ کے آخری دور میں ہندوستان میں رنجیت سنگھ نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا ہوا تھا' مسلمان ماؤں' بہنوں کی عزت و عصمت اس کے ہاتھ محفوظ نہیں تھی' شعائرِ اسلام کا کھلے بندوں مذاق اڑایا جا رہا تھا اور دین کی کھلم کھلا توہین کی جا رہی تھی' ایسے وقت میں حضرت سید احمد شہید نور اللہ مرقدہ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسلام کی بقا اور تحفظ کی خاطر جہاد شروع کیا اور اس فریضہ کی ادائیگی ہی میں بالآخر جام شہادت نوش فرمایا۔

معلوم ہوا کہ حق گوئی' بے باکی' جرأت' استقامت اور حق کی خاطر کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا' یہ وہ چھٹی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ صفات میں سے ہے' اور جس کا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے۔

رب تعالیٰ ان تمام صفات کو بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء"

ترجمہ: "یہ اللہ تعالیٰ کا وہ خاص فضل ہے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔"

اور وہ وسعت والا اور علم والا ہے' اس کے علم میں ہے کہ کس کو ان صفات سے مزین کرے اس کا نام اچھے لوگوں میں شامل کرنا ہے؟ اور انہیں ان صفات کے ذریعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کامیابی و کامرانی کی زندگی عطا فرمائی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اپنے پسندیدہ لوگوں میں شامل فرما کر اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلائے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمیں جنت کی نعمتوں کا مستحق بنائے۔ آمین۔

(ختم شد)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قسط دوم

مقامِ رسول

کتاب وسُنّت کی روشنی میں

مولانا عبدالشکور ترمذیؒ

فاش غلطی:

سب سے زیادہ فاش غلطی یہ ہے کہ اس پر غور نہیں کیا گیا کہ پہلے ایک نبی کے بعد دوسرا نبی کیوں آتا تھا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی نبوتیں خاص قوم اور خاص زمانہ کے لئے ہوتی تھیں' اس لئے ہر نبی کے بعد لامحالہ دوسرے نبی کی ضرورت باقی رہتی تھی لیکن جب وہ نبی آ گیا جس کی نبوت کسی خطہ' کسی قوم اور کسی زمانہ کے ساتھ مقید نہیں تو اب اس کے بعد نبوت کا سوال ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی موجودگی کے زمانہ میں۔ آپ کا دور نبوت دوسرے انبیاؑ کی طرح ختم نہیں ہوا' پس درحقیقت نبوت تو اب بھی باقی ہے اور وہ نبوت باقی ہے جو تمام نبوتوں سے کامل تر ہے' ہاں! نبی اور کوئی باقی نہیں۔ اور جب آپ کی نبوت باقی ہے تو اب جدید نبوت کا سوال خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ کا تشریف لانا تمام جہاں کے لئے رحمت ہے:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اب خاتم بذات خود تمام جہان کے لئے رحمت بن کر آ گیا ہے۔ اتنی بڑی رحمت کہ اس کے بعد کسی اور رحمت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ آج تک ہر رسول کے بعد دوسرے رسول کے انکار سے کفر کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ خاتم النبیین کی آمد سے یہ کتنی بڑی رحمت ہوئی کہ اس راستہ سے اب کفر کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا' نہ کسی اور رسول کے آنے کا امکان ہے' نہ کسی کے انکار سے کفر کا اندیشہ باقی ہے۔

بعثت عام اور ختم نبوت:

اگر آپ کی بعثت عام نہ ہوتی اور نبوت ختم ہو جاتی تو آنے والی امت بغیر رسول کے رہ جاتی یہ بجائے رحمت کے ایک اور زحمت ہوتی اس لئے جب نبوت کا ختم ہونا مقدر ہوا تو آپ کی بعثت کا دامن قیامت تک کے انسانوں پر پھیلا دیا گیا تاکہ رہتی دنیا تک تمام انسان کامل و اکمل رسالت کے نیچے آ جائیں اور کسی دوسرے رسول کے محتاج نہ رہیں اور اگر آپ کی بعثت تو عام ہوتی مگر نبوت ختم نہ ہوتی تو اب آئندہ اگر کوئی اور کامل رسول آتا اور آپ کی بجائے اس کی اتباع لازم ہوتی تو آپ کا ناقص ہونا ثابت ہوتا (العیاذ باللہ) اور اگر کوئی ناقص رسول آتا تو کامل کے ہوتے ہوئے ناقص کے دامن میں آنا بجائے رحمت کے زحمت بن جاتا۔ اس لئے بعثت عامہ کے بعد نبوت کا ختم ہونا ضروری لازمی ہو گیا۔

ظلی بروزی نبوت کی کوئی قسم نہیں:

تاریخ نبوت پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو اس میں صرف دو ہی قسم کی نبوتیں ملتی ہیں: ایک تشریعی' دوسری غیر تشریعی اور یہ دونوں براہ راست نبوتیں ہیں تو اب نبوت کی ایک اور تیسری قسم (ظلی بروزی اور بالواسطہ نبوت) کا تراشنا تاریخ نبوت کے خلاف ہے۔ قرآن وحدیث میں کوئی ایک آیت اور ایک حدیث بھی دستیاب نہیں ہو سکتی جس میں آنے والی امت میں سے کسی کو نبی کہا گیا ہو اور نہ ہی دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا نبی بتلایا جا سکتا ہے جو کسی نبی کے واسطہ اور اس کے اتباع کے صلہ میں انعامی طور پر نبی بنا دیا گیا ہو۔

احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی کر دی گئی ہے اور کسی تفصیل کے بغیر "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں کہہ دیا گیا ہے۔ اسی لئے آپ کے بعد مدعی نبوت کو کذاب و دجال کہا جا رہا ہے' کسی حدیث سے ظلی و بروزی نبوت کی تقسیم ثابت نہیں ہوتی' بہرآخر کس دلیل سے نبوت کی ایک تیسری قسم مان کر اس کو جاری قرار دیا جائے؟ کیا آیت خاتم النبیین کے عموم میں محض اختراعی تقسیم کی وجہ سے تخصیص پیدا کر کے قرآن کریم میں کھلی تحریف کا ارتکاب کر لیا جائے؟

فنافی الرسول اور اتباع کی وجہ سے بھی نبوت نہیں مل سکتی:

اگر فنافی الرسول اور اتباع رسول کی وجہ سے کسی کو نبوت مل سکتی اور امت میں کوئی ہلکی سے ہلکی نبوت

بھی جاری ہوتی تو صدیق اکبرؓ اور علی المرتضیٰؓ کو ضرور اس سے حصہ دیا جاتا مگر حالت یہ ہے کہ شب ہجرت میں حضرت علیؓ آپ کے بستر پر ساری رات آپ کی جگہ قربان ہونے کے شوق میں پڑے ہوئے ہیں' صدیق اکبرؓ راستہ کے ہر خطرناک موقع پر سربکف حاضر ہیں مگر فنا فی الرسول کے سمندر کے ان شناوروں کو نبوت کا چھوٹا سا چھوٹا موتی بھی ہاتھ نہیں آیا بلکہ اگر کسی کے متعلق سیاق کلام میں نبوت کا کوئی ادنیٰ احتمال بھی پیدا ہوتا نظر آیا تو اس کو بڑی صفائی سے دور کر دیا گیا اور کسی کے لئے لفظ نبی کی گنجائش نہیں دی گئی۔

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے حضرت علیؓ کو جب مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنایا اور "اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی" میں اس علاقہ اور نسبت کا تذکرہ آیا جو صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے درمیان تھا تو: "الا انه نبوة بعدی" فرما کر اس غلط فہمی میں پڑنے سے امت کو بچا لیا کہ حضرت علیؓ کی خلافت و جانشینی بھی کہیں حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح خلافت نبوت نہ ہو۔

تنبیہ:

ایسی حدیثوں میں حضرت علیؓ کو حضرت ہارون علیہ السلام کی ذات گرامی سے تشبیہ دینا مقصود نہیں ہے اس لئے: "انت بمنزلة هارون" نہیں فرمایا بلکہ اس نسبت اور علاقہ سے تشبیہ مقصود ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے درمیان تھا' اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی غیبت کے زمانہ میں کوہ طور پر جاتے ہوئے اپنی قوم کی نگرانی کے لئے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا انتخاب کیا تھا۔ اسی طرح اپنی غیبت میں تبوک جاتے ہوئے میں تمہارا انتخاب کرتا ہوں۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ وہ نبی تھے' تم نبی نہیں ہو۔

ظاہر ہے کہ اگر حضرت علیؓ کو نبوت ملتی تو وہ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہی کی بدولت ملتی اور ظلی و بروزی نبوت کہلاتی مگر جب اس احتمال کی بھی نفی کر دی گئی تو اب اتباع رسول سے نبوت کے ملنے اور ظلی' بروزی' مجازی کسی طرح کی نبوت کا بھی احتمال باقی نہیں رہا۔

محدث اور متکلم بھی نبی نہیں ہوتے:

حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت اخوت تھی' اس کے باوجود نبی نہیں بن سکے۔ اس نسبت اخوت سے بڑھ کر ابنیت کی نسبت ہے گمان ہوسکتا تھا کہ آپ کا کوئی فرزند ہوتا تو شاید وہ نبی ہو جاتا۔ چنانچہ ان کے متعلق حدیث میں ارشاد ملتا ہے: "لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا" (اگر ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے)۔ لیکن جس ذات قدیر وحکیم نے ختم نبوت کو مقدر فرمایا تھا اس نے ان کے لئے عالم تقدیر میں اتنی عمر ہی نہیں لکھی کہ ان کی علو استعداد ظاہر ہو سکے اور ختم نبوت سے ٹکرائے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی فطرت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اقدس سے وابستہ ہو جانے کے بعد کمالات نبوت کا کیسا انعکاس ہوا تھا؟ اور آپ کی فطرت کو نبوت سے کتنی مناسبت تھی؟ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ کے سایہ سے شیطان ترساں و لرزاں رہنے لگے تھے اور جس راستہ سے عمرؓ نکل جائیں شیاطین وہ راستہ ہی چھوڑ دیا کرتے تھے' وہ بولتے تھے تو بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ وحی الٰہی ان کی موافقت میں بولتی تھی' وہ ملہم من اللہ اور محدث امت تھے' مگر ان سب اوصاف وکمالات کے باوجود بھی ان کے بارے میں حدیث میں آیا: "لو کان نبی من بعدی لکان عمر" (اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا)۔ اس سے یہ بات اور زیادہ صاف ہے کہ محدث اور متکلم بھی نبی نہیں ہوتا۔

حضرت عمرؓ کا محدث ہونا اور نبی نہ ہونا دونوں باتیں حدیث سے ثابت ہیں۔ نتیجہ واضح ہے کہ محدث نبی نہیں ہوتا۔ حدیث میں بھی "من غیر ان یکونوا انبیا" مگر وہ نبی نہ ہوتے تھے کہہ کر محدث کے نبی نہ ہونے کی تصریح کر دی گئی ہے۔ اب اس پر غور کیا جائے کہ حضرت عمرؓ اگر نبی کہلاتے تو ظاہر ہے کہ مجازی طور پر ہی کہلاتے مگر جب وہ بھی نبی نہیں کہلائے تو پھر امت میں کسی دوسرے کو نبی کہلانے کا استحقاق اور جواز کیسے حاصل ہوسکتا ہے؟

اگر مبشرات نبوت کا جزو ہیں تو کیا ان کو نبوت کہا جاسکتا ہے؟

احادیث میں ایک طرف تو رؤیا صالحہ کو نبوت کا چھیالیسواں جزو کہا گیا ہے۔ دوسری طرف بعض بلند اخلاق کو چھبیسواں جزو قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے: "التؤدة والاقتصاد وحسن السمت من ستة وعشرین جزء من النبوة" ہر بردباری و متانت' میانہ روی اور اچھی روش نبوت کا چھبیسواں جزو ہے' لیکن ظاہر ہے کہ ان اخلاق کی وجہ سے کسی کو نبی نہیں کہا جاسکتا۔ جب چھبیسواں جزو کو نبوت نہیں کہا جاتا تو چھیالیسواں جزو کو نبوت کیسے کہا جاسکتا ہے؟

اس کے علاوہ یہ کہ جزو ہمیشہ اپنے کل کے مغائر ہوتا ہے' دیکھئے یہی کلمات جن کا مجموعہ اذان

ختم نبوۃ

کہلاتا ہے علیحدہ علیحدہ اذان نہیں کہلاتے۔ عناصر اربعہ انسان کے اجزاء ہیں مگر ان میں سے کسی کو انسان نہیں کہا جاتا۔ مثلاً پانی انسان کا ۴/۱ حصہ ہے' مگر انسان نہیں ہے' تو رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں جزو ہو کر نبوت کیسے ہو سکتا ہے؟

افادہ:

رؤیا صالحہ نبوت کے حقیقتاً اجزاء نہیں ہیں' کیونکہ نبوت کسی ایسی حقیقت مرکبہ کا نام نہیں ہے جس کا تجزیہ و تحلیل ممکن ہو' وہ ایک منصب ہے جس کا تعلق صرف خدائی اصطفاء واجتباء پر موقوف ہے۔ ہاں اس کے کچھ خصائص ولوازم ہیں جو اس کی ماہیت کا جزو نہیں ہوتے' کیونکہ اصطلاح میں خصائص واجزاء میں فرق ہوتا ہے مگر اہل عرف کے نزدیک ان خصائص وفضائل ہی کو مجازاً اجزاء کہہ دیا جاتا ہے۔

ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امت کمالات سے محروم ہوگئی:

احادیث سے واضح ہے کہ اچھے خواب دیکھنا' الہام اور فرشتوں کے ساتھ مکالمہ' امت کا دینی اور دنیوی نظم ونسق قائم رکھنا یہ سب وظائف امت محمدیہ کے محدثین اور خلفاً کی طرف منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کہیں نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی تو یہ اپنے کمالات و استعداد کے لحاظ سے اس کے اہل تھے کہ انہیں منصب نبوت سے سرفراز کر دیا جاتا' اس سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ میں بھی استعداد نبوت تو موجود ہے اور انسانی بلند سے بلند کمالات اسے حاصل ہو سکتے ہیں' اس لئے ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہئے کہ امت کمالات سے محروم ہوگئی ہے' بلکہ تمام تر کمالات اور پوری استعداد ولیاقت کے باوصف اب چونکہ عہدہ نبوت پر تقرری کے لئے کوئی جگہ خالی نہیں رہی اور منصب نبوت کا عطا ہونا بند ہوگیا' اس لئے اس منصب پر کسی کا تقرر نہیں ہو سکتا۔

ظاہر ہے کہ کسی منصب پر تقرر کے لئے ذاتی استعداد اور قابلیت کے علاوہ تقرر کی جگہ کا خالی ہونا بھی شرط ہے' حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں نبی نہیں ہوئے' اگر اس کی وجہ یہ ہوتی کہ ان حضرات میں اتنی لیاقت واستعداد بھی نہ تھی' تو یقیناً یہ اس امت کا نقص شمار ہوتا' لیکن اگر تقرر کی کوئی جگہ ہی نہیں ہے تو اس میں امت محمدیہ کا کوئی قصور نہیں نکلتا۔ یہ بات حکومت کے نظم ونسق سے متعلق ہے کہ وہ کسی عہدہ پر کتنے اشخاص کا تقرر کرنا چاہتی ہے۔

امت محمدیہ کے کمالات اور عظمت:

اس سے امت محمدیہ کے کمالات اور عظمت کا اندازہ کرنا چاہئے کہ جن خدمات کے لئے پہلے انبیاً کرام علیہم السلام بھیجے جاتے تھے' اب اس امت کے علماً اور خلفاً اس کو انجام دیا کریں گے' اب غور کیا جائے کہ امت محمدیہ کی ہتک عزت اس میں ہے کہ اسے نااہل قرار دے کر اس میں نبی پیدا کیا جائے؟ یا اس میں ہے کہ اس کے خلفاً وہ خدمات انجام دیں جو پہلے کبھی انبیاً کرام علیہم السلام فرمایا کرتے تھے؟

اسلام میں ختم نبوت کے عقیدہ کو بنیادی عقیدہ کی حیثیت حاصل ہے' اس لئے آپ نے غور فرمایا کہ اس عقیدہ کی کس کس طرح حفاظت کی جا رہی ہے' اگر کہیں ذرا بھی اس بنیادی عقیدہ کو ٹھیس لگتی نظر آتی ہے تو فوراً صفائی کے ساتھ اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے اور معمولی سے ابہام کو بھی اس سلسلہ میں برداشت نہیں کیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت:

اسلام میں رسول کی حیثیت کے متعلق ایک اصولی اور سب سے مقدس عقیدہ یہ ہے کہ اس کی ذات بابرکات امت کے لئے مرضیات الٰہیہ کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ خالق جل جلالہ کی نظر میں جتنی پسندیدہ صفات ہیں وہ سب کی سب اس کی ذات گرامی میں جمع کر دی جاتی ہیں اور جتنی صفات ناپسندیدہ ہیں' وہ ایک ایک کر کے اس کی ذات عالیہ سے الگ کر دی جاتی ہیں' کیونکہ کسی چیز کے نمونہ کہنے کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ صاحب نمونہ کی پسندیدگی کا معیار ہے۔

حق تعالیٰ نے جہاں اپنی جانب سے اپنی کتاب قرآن کریم دے کر سرفراز فرمایا تھا اس کے ساتھ ہی اس کتاب کا ایک عملی نمونہ بھی عنایت فرمایا تھا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے' لہٰذا جس طرح اللہ کی کتاب ہر قسم کے عیب ونقص سے منزہ ہے' اسی طرح اس کا نمونہ بھی ہر عیب ونقص سے مبرا اور پاک وصاف ہونا چاہئے' یہی وجہ ہے کہ کتاب اللہ کی طرح صحابہ کرامؓ نے اسوۂ رسول اللہ کو بھی اپنا پیشوا بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اسوۂ حسنہ فرمایا اور صحابہ کرامؓ نے کسی لیت ولعل کے بغیر آپ کو اپنا اسوہ بنا لیا۔

اسوۂ حسنہ رسول کی عصمت کا دوسرا مدلل عنوان ہے:

اللہ تعالیٰ نے جس طرح تبلیغ احکام کے لئے آپ کو اپنا رسول بنا کر خود بھیجا تھا' اسی طرح آپ کی ذات گرامی کو نمونہ اور اسوۂ حسنہ بھی خود ہی بنا کر بھیجا تھا۔

(باقی آئندہ)

دنیا بھر میں قبولِ اسلام کی لہر

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق امریکہ اور یورپ میں گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد ایک لاکھ کے لگ بھگ افراد نے اسلام کے مطالعہ کے بعد اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا۔

اسی طرح پاکستان میں گزشتہ چند ماہ کے دوران آٹھ سو کے لگ بھگ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا' جن میں قادیانی کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور بعض فلاحی اداروں کی کوششیں بطور خاص اس میں شامل تھیں۔

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے جریدے ''العالم الاسلامی'' کے مطابق کینیا کے قریب ''مرسابیت'' نامی علاقہ میں ۴۵۰ افراد نے ابھی جلد ہی اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے' ذرائع ابلاغ کے مطابق ''افریقن مسلمز سوسائٹی'' کے صدر دفتر سے ایک دعوتی قافلہ اس خطۂ ارضی کی طرف گیا اور تقریباً اٹھارہ دن وہاں مقیم رہا' اس دوران اس نے اسلامی موضوعات پر کئی تقاریر و محاضرات کا اہتمام کیا' اور ارکان اسلام بالخصوص نماز' روزہ' زکوٰۃ کی عملی مشق بھی کرائی' نومسلموں کے اس خطہ میں ۱۳۲ افراد نے اس قافلہ کی دعوتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ایک دوسری اطلاع کے مطابق کینیا ہی کے علاقہ ''خبرا'' میں تقریباً ۳۲ افراد نے اپنے آپ کو دامن اسلام سے وابستہ کرلیا ہے جنہیں ''افریقین مسلمز سوسائٹی'' کی طرف سے یہاں بھی عملی طور پر شعائر اسلامی کی مشق کرائی جا رہی ہے۔

جنوب تھائی لینڈ میں ''جالا'' میں واقع اسلامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تھائی لینڈ میں بودھ مذہب کے ماننے والے خاصی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں' ابھی چند سالوں میں پانچ ہزار سے زائد افراد نے اسلام قبول کیا ہے' انہوں نے مزید کہا کہ تھائی لینڈ میں بودھ مذہب کے ماننے والوں کو اکثریت حاصل ہے' اب وہ خاصی حد تک مذہب اسلام سے جڑے ہوئے نظر آرہے ہیں' ایسے موقع پر دعوت و تبلیغ کے کام کو مزید فعال بنانے کی ضرورت ہے' اور ایسے ماہر مبلغین اور داعیان اسلام کی توجہ اس خطہ کی طرف مبذول کرانا چاہئے جو اسلام کی صحیح تصویر عوام کے سامنے پیش کرسکیں' انہوں نے اسلامی رفاہی تنظیموں سے مادی اعتبار سے مدد کرنے کی درخواست کی ہے' انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ ۱۹۹۸ء سے جب ملک میں اظہار خیال اور دین و مذہب سے متعلق آزادی حاصل ہوئی تو دعوت اسلام کو ایک حد تک فروغ حاصل ہوا اور اگر تھوڑی سی بھی کوشش اور محنت کا سلسلہ جاری رہا تو جلد ہی انشاء اللہ پورے ملک میں اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ تھائی لینڈ کی اسلامی یونیورسٹی ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں قائم ہوئی تھی' اور اس سال انشاء اللہ اس کا پہلا گروپ سند فراغت حاصل کرے گا جو اس خطہ میں دعوت و تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانے میں ممد و معاون ہوگا' اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر و تشکیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا۔

مڈغاسکر کے ''بونیہ رانتا'' نامی گاؤں کے ۱۵ افراد نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے' ان میں سے تیرہ افراد مسجد المتقین کی افتتاحی تقریب میں علی الاعلان کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئے اور باقی ابھی مطالعۂ اسلام میں مشغول ہیں' واضح رہے کہ اس تقریب میں اس بستی کے مسلمان بھائیوں کے علاوہ عیسائی مذہب کے ماننے والے بھی کثیر تعداد میں موجود تھے' جن لوگوں نے اسلام قبول کیا' انہوں نے قبول اسلام کے فوراً بعد اپنے اسلامی نام رکھ لئے' لیکن یہ بھی ایک عجیب انکشاف ہے کہ ان میں سے اکثر کے نام پہلے ہی سے اسلامی تھے' اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ پہلے مسلمان تھے' اسلامی شریعت پر عمل کرنے والے تھے اور قول و فعل میں ہم آہنگی کو برقرار رکھنے والے تھے' لیکن مسیحیت کی زد میں آنے کی وجہ سے ایسے بدلے کہ انہیں اس کی کوئی اطلاع نہ تھی۔

ایک دوسری اطلاع کے مطابق مڈغاسکر کے علاقہ ''مناکرا'' کے تقریباً ۹ افراد نے بھی اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے' جبکہ بعض دیگر افراد نے ابھی صرف ارادے ظاہر کئے ہیں اور ان کا رجحان و میلان اسلام کی طرف بڑھتا نظر آرہا ہے' امید ہے کہ جلد ہی یہ لوگ بھی انشاء اللہ اسلام قبول کرلیں گے' واضح رہے کہ ''افریقین مسلمز سوسائٹی'' کی طرف سے اس

سلسلہ میں داعیان اسلام کو مقرر کر دیا گیا ہے اور انہیں تربیت دینے کے لئے ایک قافلہ بھی بھیجا جا چکا ہے اسی طرح تنزانیہ کے ماساوی قبیلہ کے ۲۰ افراد نے بھی اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے ان کے قبول اسلام سے دیگر افراد پر بہت گہرے اثرات پڑے ہیں جو انشاء اللہ ایک نہ ایک دن رنگ لائیں گے۔

مجمع البحوث الاسلامیہ کے شعبۂ قرآن کریم نے یورپ وامریکہ میں سرگرم اسلامی مراکز اور دینی مدارس کو علمی اور دینی غذا پہنچانے اور خاص طور سے داعیان کو بھیجنے کی تجویز پاس کی تھی جس سے انشاء اللہ وہاں کے اسلامی مراکز تعارف اسلام اور مغربی میڈیا کی طرف سے لگائے گئے الزامات کو دور کرنے کے سلسلہ میں حرکت میں آنے کی امید ہے کوشش ہوگی کہ وہی داعیان اسلام ان ملکوں میں بھیجے جائیں جو کئی زبانوں کے ماہر ہوں اور اچھے طریقہ سے اسلامی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے پر قادر ہوں اسی طرح شعبۂ قرآن کریم جامعہ ازہر میں ایک نیا شعبہ کھولنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جس سے رفتہ رفتہ اسلام کے خلاف اٹھائے گئے الزامات کا ازالہ ہوگا۔

وزارت شؤون اسلامیہ سعودی عرب نے تقریباً چار کروڑ اسلامی کتابیں اور دینی کیسٹیں ۶۱ زبانوں میں تیار کرائی تھیں جن کے ذریعہ دین اسلام کی تبلیغ کا کام لیا جانے کی امید ہے اور انشاء اللہ اسلامی تہذیب وثقافت کو عام کرنے اور صحیح اسلامی عقیدہ سے لوگوں کو واقف کرانے کے لئے ان کی تقسیم کا عمل اسلام کی تبلیغ میں ممد ومعاون ثابت ہوگا۔ ان کیسٹوں کی تعداد تقریباً سات لاکھ ستر ہزار ہے جن میں عربی انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں اسلام کا پیغام ریکارڈ کیا گیا ہے۔

☆☆..................☆☆

شرکائے ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے

ھدیہ و خوشخبری

اکیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جو ۳۱/ اکتوبر، یکم نومبر ۲۰۰۲ء کو منعقد ہو رہی ہے، گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شرکائے کانفرنس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ مطبوعات نصف قیمت پر پیش کی جائیں گی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے قارئین اس کانفرنس میں شرکت سے ممنون فرمائیں اور اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال ”احتساب قادیانیت“ کی چار جلدیں شائع ہوئی تھیں۔ اس سال اس کی مزید تین جلدیں شائع ہوگئی ہیں۔ جلد پنجم، ششم، ہفتم خرید کر اپنی لائبریریوں میں اس کے سیٹ مکمل کریں۔

اللہ رب العزت کانفرنس کو مثالی طور پر کامیاب بنائیں اور ہم سب کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا محافظ، کاروانِ ختم نبوت میں شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دوبالا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آپ کا مخلص

طالب دعا

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان

اسلام کا پیغام اخوت

مولانا سید محمد لقمان اعظمی

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان والوں کا تعلق باہم ایک دوسرے کے لئے ایک مضبوط عمارت کے اجزاء کا سا ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں (اوران کے جڑے رہنے سے عمارت کھڑی رہتی ہے) آپ نے (ایمان والوں کے اس باہمی تعلق کا نمونہ دکھانے کے لئے) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں (اور بتایا کہ مسلمان کو اس طرح باہم مل کر ایک ایسی دیوار بن جانا چاہئے جس کی اینٹیں باہم پیوستہ اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں اور کہیں ان میں کوئی خلا نہ ہو)۔

وادیٔ مکہ میں جس وقت اسلام کی کرنیں پھوٹیں اس وقت عرب لوٹ مار جیسی بدترین برائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے' ناانصافی اور ظلم ان کے خمیر میں اس طرح شامل ہوگیا تھا کہ قبیلے ایک دوسرے پر شب خون مارتے' کبھی یوں ہی بلا سبب زور و زبردستی سے اور کبھی کسی معمولی بات پر یا پانی اور چراگاہ کے بارے میں اختلاف ہوجانے کے باعث جنگ چھڑ جاتی اور کشت وخون کا بازار گرم ہوجاتا' ان کا ایک نہایت بڑا عیب قبائلی تعصب تھا جس نے ان کا شعار یہ بنادیا تھا کہ اپنے بھائی کی ہر حال میں مدد کرو' ظالم ہوتب بھی' مظلوم ہوتب بھی:

"أنصر أخاك ظالما أو مظلوما"

اس عہد جاہلی کا عرب' اپنے قبیلے ہی کے دین کا پیرو رہتا تھا' خواہ غلط ہو یا صحیح' جاہلی شاعر درید بن الصمہ کہتا ہے:

وما انا الا من غزية ان غوت

غويت وان ترشد غزية أرشد

میں تو غزیہ ہی کا ایک فرد ہوں' اگر غزیہ کے لوگ غلط راہ پر چلیں گے تو میں بھی غلط راہ پر چلوں گا اور اگر وہ نیک راہ پر چلیں گے تو میں بھی نیک راہ پر چلوں گا۔

یہی ماحول اور فضا تھی کہ اسلام کی روشنی چمکی' فضا بدلی اور باہمی نفرت وعداوت دور ہوئی' دلوں کا کینہ کافور ہوا اور سب بھائی بھائی بن گئے۔ قرآن کریم نے ان کو اس طرح مخاطب کیا:

"اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑلو اور متفرق نہ ہوجاؤ اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے۔" (آل عمران:۱۰۳)

اسلام نے ان عربوں کی ایک متحدو منظم قوم تیار کردی۔ وہی لوگ جو کل ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے ایک متحدہ مسلمان لشکر میں تبدیل ہوجاتے ہیں اور اسلام کا جھنڈا بلند کرتے ہیں' جب یہ منتشر طاقتیں متحد ہوگئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا:

"مسلمان' مسلمان کے لئے پختہ مکان کی مانند ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو جوڑے ہوئے اور مضبوط کئے ہوئے ہے۔"

اس ارشاد کے ذریعے آپؐ نے تمام بری عادتوں اور قبائلی فخر ومباہات کو ختم فرمادیا اور جاہلی معاشرے کے تمام غلط معیار اور پیمانوں کو حقیقی بھائی چارگی اور برادرانہ تعلقات کے پیمانوں میں تبدیل کردیا:

"مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" (حجرات:۱۰)

نیز فرمایا:

"خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔" (حجرات:۱۳)

ایک پرہیزگار و متقی کالا حبشی' کافر ہاشمی سے باعزت و معزز قرار پایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حقیقت کی تھوڑے تھوڑے وقفے سے تجدید فرماتے رہتے تھے

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑتا ہے' تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا' اور جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کی کسی تکلیف سے اس کو نجات دے گا' اور جو مسلمان کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔"

دوسری حدیث میں فرمایا:

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' نہ اس سے خیانت کرے' نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ اس کو بے مدد کے چھوڑے (جب وہ اس کی مدد کا محتاج ہو) مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے' اس کی عزت' اس کا مال' اس کا خون (اس لئے ناحق اس کا خون گرانا' اس کا مال لینا' اس کی آبروریزی کرنا) یہ سب حرام ہے۔"

اس بھائی چارے نے اسلامی لشکر کی صفوں کو ثابت قدم اور قوی بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا کہ اس کی بدولت ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے میں کافی تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"ان یکن منکم عشرون صابرو یغلبوا مائتین۔" (الانفال:٦٥)

ترجمہ: "اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔"

مسلمانوں کا باہمی ربط وتعلق اور بھائی چارہ دیوار کی طرح ہونے کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے تاریخ اسلام کا یہ واقعہ پڑھئے جو اسلامی اخوت کی عملی تصویر پیش کرتا ہے' حضرت حذیفہؓ عدوی بیان کرتے ہیں کہ: جنگ یرموک کے موقع پر میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں زخمیوں میں پھر رہا تھا' ساتھ میں پانی بھی لے لیا تھا کہ اگر ان میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہوگی تو انہیں پانی پلاؤں گا' جب میں میدان میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ زخمیوں میں پڑے ہوئے ہیں' ان کی سانس اکھڑ گئی ہے' آخری وقت ہے' اس حال میں پانی ان کے منہ کے قریب لے گیا' پانی کا ان کے منہ کے قریب پہنچنا تھا کہ کسی دوسرے زخمی کے کراہنے کی آواز آئی' میرے بھائی نے اپنا منہ بند کرلیا اور اشارہ کیا کہ اس دوسرے زخمی کو پانی پلاؤں' دوسرے زخمی کے پاس پہنچا تو وہ ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' میں نے ان کو پانی پلانا چاہا کہ اتنے میں تیسرے زخمی کے کراہنے کی آواز آئی' اس آواز کا آنا تھا کہ ہشام نے منہ بند کرلیا اور اشارہ کیا کہ پہلے ان کو پانی پلاؤں' ان کے پاس گیا' قبل اس کے کہ ان کو پانی پلاؤں انہوں نے دم توڑ دیا' اب میں ہشام کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ جاں بحق ہوچکے ہیں' ان کے پاس سے اپنے چچازاد بھائی کے پاس آیا کہ ان کو پانی پلادوں' ان کے پاس پہنچا تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہوچکے تھے' میں پانی ویسا ہی لئے ہوئے واپس آگیا۔

مسلمان جاہلی رجحانات' غرور وتکبر اور مادہ پرستی کی اس پستی سے نکل کر بھائی چارے اور باہم روحانی ربط وتعلق اور ایمانی میل ملاپ کی اس بلندی کو پہنچ گئے جس کا ایک نمونہ اوپر مذکور اس واقعہ میں نظر آتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد:

"مسلمان مسلمان کے لئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے جوڑتا ہے۔"

اس کا یہی مطلب تھا جس کی ایک جھلک اس واقعہ میں نظر آئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوی تربیت کے ثمرات تھوڑی سی مدت میں باہمی اتحاد ومحبت اور ایثار وقربانی کے اس بلند معیار کو پہنچ گئے کہ ہر ایک دوسرے کو اپنے سے زیادہ مستحق سمجھنے لگا' اس لئے کہ وہ سب کے سب ایک جسم کی طرح بن گئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر جو مثال بیان فرمائی' اوپر کا واقعہ اس کی روشن مثال پیش کرتا ہے' اس تشبیہ کا مقصد باہم اتحاد اور ایک دوسرے کی فکر و دیکھ بھال تھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام مسلمان باہم مل جل کر محبت واخوت کے ساتھ رہیں' اور ہر مسلمان اپنے بھائی کے حقوق کا خیال رکھے یعنی مریض کی عیادت کرے' جنازے کے ساتھ جائے' چھینکنے والے کی چھینک پر یرحمک اللہ کہے' سلام کا جواب دے' مظلوم کی مدد کرے' دعوت قبول کرے اور اپنے بھائی کی قسم پوری کرے۔

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وضاحت کرتی ہے کہ تم مومن کامل نہیں ہوسکتے جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حاصل یہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے مسائل میں دلچسپی لینا' ان کی مشکلات کے ازالہ میں حصہ لینا اور ان کی خوشیوں میں شریک ہونا' یہی معنی ہیں: "بنیان مرصوص" کا ان چیزوں میں کوتاہی اور کمی اخوت کی کمزوری ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوة

صبر کی فضیلت

مولانا عمران اللہ قاسمی

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صبر کرنے والوں کو اپنی معیت کا مژدہ سنایا ہے' نیز ایک آیت میں ایمان والوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی خبر دی گئی اور اسی کے ساتھ ان حالات میں صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنائی گئی کہ صبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات اور رحمتیں ہوں گی اور وہی لوگ کامیاب بھی ہوں گے' ان تمام باتوں سے صبر کی فضیلت عیاں ہوتی ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مبارک اوصاف میں ایک وصف صبر بھی ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ایک نام صبور بھی ہے' اور پریشانی کے عالم میں صبر کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے ستائش کی ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

"اور قابل ستائش ہیں وہ لوگ جو صبر کرنے والے ہیں تنگ دستی میں اور بیماری میں اور قتال کے وقت اور یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔"

(البقرہ:۱۷۷)

یہ ایک ایسی طویل آیت کا آخری حصہ ہے جس میں تمام احکام شرعیہ اعتقادات' عبادات' معاملات اور اخلاق کا اجمالی طور پر ذکر کیا گیا' صابرین کا ذکر سب سے آخر میں کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ صبر ایسی قوت اور ملکہ ہے جس کے ذریعہ تمام اعمال مذکورہ میں مدد لی جاسکتی ہے' ایک اور جگہ پر قرآن کریم میں صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنائی گئی ہے' ارشاد ہے: واللہ یحب الصابرین اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے' بعض روایات میں بھی صبر کی فضیلت کا مضمون آیا ہے:

"حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ کچھ طلب کیا' آپ ؐ نے عطا فرمادیا' انہوں نے پھر طلب کیا' آپ ؐ نے ان کو پھر عطا فرمادیا' یہاں تک کہ جو کچھ آپ ؐ کے پاس تھا وہ سب ختم ہوگیا اور کچھ نہ رہا' آپ ؐ نے فرمایا کہ جو مال و دولت میرے پاس ہوگا اور کہیں سے آئے گا تو میں تم سے بچا کر ذخیرہ نہیں کروں گا بلکہ تم کو دیتا رہوں گا (لیکن یہ بات یاد رکھو کہ) جو کوئی دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور اس کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے اور جو کوئی بندوں کے سامنے اپنی محتاجگی ظاہر کرنے سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بندوں سے بے نیاز کردیتا ہے اور جو کوئی کسی مشکل موقع پر صبر کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق دے دیتا ہے' اور کسی بندہ کو صبر سے زیادہ وسیع کوئی نعمت عطا نہیں ہوئی۔"

مطلب یہ ہے کہ صبر دل کی جس کیفیت کا نام ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت وسیع اور عظیم نعمت ہے' قرآن کریم میں ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب (الزمر:۳/۱۰) بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اجر بے شمار' بے حساب ملتا ہے' اس آیت میں صابرین کو بلا حساب اجر ملنے کی خوشخبری سنائی گئی' حاصل یہ نکلا کہ کسی بھی عمل کی اہمیت اور فضیلت کی وجہ اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا حاصل کرنا ہوتا ہے' لہٰذا جس عمل سے رضا اور خوشنودی جس قدر زائد حاصل ہوگی اتنا ہی وہ عمل فضیلت والا اور اہمیت والا ہوگا' مذکورہ آیات اور روایات سے آپ نے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو اپنی محبت و معیت کا مژدہ سنایا ہے اور اپنی خاص عنایات اور مغفرت سے نوازنے کا وعدہ فرمایا ہے' جس سے صبر کی فضیلت اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔

قابل تقلید نمونے:

چونکہ صبر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اس لئے اس نعمت سے ان اعلیٰ صفات شخصیات کا متصف ہونا بھی ضروری تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے عالم کی ہدایت کے لئے منتخب فرمایا تھا' چنانچہ ان برگزیدہ ہستیوں نے بھی

صبر کے قابل تقلید اور لاثانی نمونے پیش کئے ایک روایت کے الفاظ ہیں:

''حضرت انسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً مجھ کو اللہ کے دین کے بارے میں اتنا ڈرایا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنا ستایا گیا ہے کہ اور کوئی نہیں ستایا گیا مجھ پر مسلسل تیس رات دن ایسے گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے پاس کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جگر والا (جانور) کھاسکے مگر وہ اتنی قلیل مقدار میں ہوتی کہ جس کو بلال کی بغل چھپالے۔'' (مشکوٰۃ)

روایت مذکورہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دشواریوں کا ذکر کیا جو آپ کو دعوت کے سلسلے میں اٹھانا پڑیں مگر یہ تذکرہ بطور شکایت نہ تھا بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر تھا' تبلیغ دین کے سلسلے میں آپ کو بے شمار ایذائیں پہنچائی گئیں مگر آپؐ نے صبر کا نمونہ پیش کیا جو امتیوں کو بھی صبر سے کام لینے کی تلقین کرتا ہے' آپؐ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرامؓ نے بھی صبر کی وہ مثال قائم کی جو امت کے لئے نمونہ عبرت ہے' حضرت عتبہ ابن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نے کہ میں اپنی وہ حالت دیکھی ہے اور میں ان سات اشخاص میں سے ایک تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارے پاس درخت کے پتے کے سوا کوئی چیز کھانے کی نہ تھی' یہاں تک کہ ہمارے جبڑے چھل گئے تھے' پھر مجھے اتفاقاً ایک چادر مل گئی تو میں نے اسے اپنے اور سعد کے درمیان تقسیم کرلیا۔ (شمائل ترمذی) اس روایت میں بھی صحابہ کرامؓ کی اس عسرت اور تنگی کو بیان کیا گیا ہے جس کو انہوں نے صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کیا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت بھی صبر کی ایک اعلیٰ مثال رکھتی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو فاقہ کی وجہ سے ان لوگوں کا یہ حال ہوتا کہ وہ نماز میں کھڑے کھڑے گر پڑتے تھے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ دوسرے لوگ ناواقفیت کی وجہ سے یہ کہتے کہ یہ لوگ پاگل ہیں' پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ اگر تمہیں وہ اجر معلوم ہوجائے جو تمہارے لئے اللہ رب العزت کے پاس ہے تو تم اس بات کی تمنا کرنے لگو گے کہ تمہارا فقر اور محتاجگی زیادہ ہوجائے۔ (ترمذی) یہ چند نمونے ذکر کئے گئے ورنہ صحابہ کرامؓ کے صبر واستقامت کی مثالیں بے شمار ہیں جو ہزاروں بلکہ لاتعداد صفحات کو مزین کئے ہوئے ہیں اور امت کے لئے اس بات کا نمونہ ہیں کہ پریشانی اور تنگی کی دشواریوں سے گھبرانا نہیں چاہئے' ان کو برداشت کرنا چاہئے' اللہ تعالیٰ اس پر بڑے انعامات سے نوازے گا اور جلد ہی ان دشواریوں کو دور فرمادے گا۔

ایک غلط فہمی:

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں صبر کی ترغیبات اور فضائل کو دیکھ کر یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہر مصیبت اور پریشانی کو برداشت کرلینا قابل ستائش ہے' برے منظر کو دیکھ کر سکوت اختیار کرنا اور استطاعت کے باوجود اس کا دفاع کرنا اور اپنے اس فعل کو صبر پر محمول کرکے مستحق اجر وثواب سمجھنا نادانی ہے۔ حضرت امام غزالیؒ نے صبر کی اقسام بیان فرمائی ہیں:

''آپ لوگوں کو جان لینا چاہئے کہ صبر اپنے حکم کے اعتبار سے فرض' نفل' مکروہ اور حرام میں منقسم ہوتا ہے۔''

(احیاء العلوم ۴/۶۷)

مطلب یہ ہے کہ جن امور سے شریعت میں ممانعت کی گئی ہے اور ان ممنوعات کی طرف نفس مائل ہوتا ہے' ان سے بچنا اور ان کے خلاف پر صبر کرنا فرض ہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو تارک فرض شمار ہوگا' اور وہ امور جو شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ اور مکروہ ہیں مگر حرام نہیں ہیں اور ان کی طرف نفس راغب ہے تو ان سے رکے رہنا اور اس کے خلاف پر صبر کرنا نفل ہے' اور حرام اور ناجائز طریقے سے پہنچائی جانے والی تکلیف اور اذیت کو سہتے رہنا اور اس کو صبر سمجھنا درست نہیں ہے مثلاً اگر کوئی شخص آپ کے بیٹے کو یا آپ کے کسی عزیز کو کوئی اذیت پہنچائے' اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا اسے کوئی اور زخم پہنچائے اور دفاع کی استطاعت کے باوجود آپ چپ سادھے کھڑے رہیں اور صبر کرتے رہیں یا اسی طرح آپ کے کسی عزیز کی عزت کو پامال کیا جارہا ہو اور آپ صبر کررہے ہوں تو یہ ساری صورتیں ممنوع ہیں' استطاعت کے بقدر اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا فرض ہے' لہٰذا ان مذکورہ مواقع میں صبر کرنا ممنوع ہے' اگر کوئی صبر کو ایسے مواقع میں اختیار کرتا ہے تو گناہگار ہوگا۔ (احیاء العلوم ۴/۶۷) اور اگر کسی مکروہ طریقے سے ایذا پہنچے تو اس پر صبر کرنا بھی مکروہ ہے۔ مذکورہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ صبر کی تمام صورتیں محمود اور قابل ستائش نہیں ہیں بلکہ چند مخصوص صورتوں پر عمل کرنے سے مستحق اجر وثواب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جیسی عظیم نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد انڈیا)

ختم نبوت کانفرنسوں کی رپورٹ

امسال بھی پورے ملک میں ۷/ستمبر یوم ختم نبوت کے عنوان سے بھرپور اور والہانہ انداز میں منایا گیا۔ آج سے ۲۶ سال قبل ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (ربوہ) میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر قادیانیوں کے موجودہ نام نہاد سربراہ مرزا طاہر احمد کی قیادت میں بے پناہ تشدد کیا گیا' فیصل آباد تک ان مظلوم طلبا کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب' جو فیصل آباد میں ریلوے کالونی مسجد کے خطیب بھی تھے ان کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں ملتان میں مرکزی دفتر ختم نبوت کو اس واقعہ کی اطلاع دی' پھر وہ ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے' طلبا کی مرہم پٹی کرائی طلبا کے اصرار پر ان کو نشتر ہسپتال ملتان روانہ کیا' اور اس سے فارغ ہونے کے بعد اس واقعہ کے حوالے سے ایک پرہجوم پریس کانفرنس کی۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ تھے اور نائب امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی تھے جبکہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ مجلس نے اس واقعہ کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے علما کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی۔ اس وقت قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ' علامہ شاہ احمد نورانی' پروفیسر عبدالغفور احمد اور دیگر حضرات بطور ممبر موجود تھے۔ پورے ملک میں اس واقعہ پر احتجاج ہوا۔ مسئلہ قومی اسمبلی کے فورم پر پیش ہوا۔ اس وقت کے قادیانی سربراہ مرزا ناصر قومی اسمبلی میں پیش ہوئے۔ قادیانیوں کے دونوں گروہوں پر ۱۲ دن تک جرح ہوئی اور اس کے بعد قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے فورم پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ یوں نوے سالہ پرانا مسئلہ حل ہوا۔ اس عنوان سے پاکستان کے مسلمان ۷/ستمبر کو ہر سال مناتے ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے پورے ملک میں تقریبات' کانفرنسیں اور سیمینار منعقد ہوتے ہیں اور شہدائے ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ امسال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی میٹنگ میں ماہ ستمبر میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں ''عشرہ ختم نبوت'' منانے کا فیصلہ کیا گیا جس کے تحت ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ملک کے مختلف شہروں کراچی' لاہور' گوجرانوالہ' راولپنڈی' اسلام آباد' پشاور' ڈیرہ اسماعیل خان' مانسہرہ' رحیم یار خان' بہاولپور' بہاولنگر' اوکاڑہ وغیرہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسحاق ساقی' مولانا حافظ احمد بخش' مولانا محمد قاسم رحمانی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا عزیز الرحمن ثانی' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد حسین ناصر' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا مفتی محمود الحسن' قاضی احسان احمد' مولانا مفتی خالد میر' مولانا نور الحق نور' جناب عبدالرؤف روفی اور دیگر علما کرام میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا شفیق الرحمن درخواستی' حضرت مولانا عبدالستار تونسوی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا عبدالغفور حیدری' حافظ حسین احمد اور دیگر حضرات نے خطاب کیا اور ۷/ستمبر کی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالی اور شہدائے ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا۔ تمام پروگراموں کی صدارت اور سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم نے فرمائی۔

رحیم یار خان میں جامعہ قادریہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا قاضی عزیز الرحمن کی صدارت میں منعقد ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا اور جمعیت علما اسلام سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے خطاب کیا جبکہ مولانا بشیر احمد حامد حصاروی' صاحبزادہ محمد سعید سراجی' مولانا رشید احمد لدھیانوی' حافظ احمد بخش سمیت علما شہر نے اس میں خصوصی طور پر شرکت کی۔

یکم ستمبر کو جامع مسجد الصادق بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کبروڑ پکا نے کی کانفرنس سے ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا اللہ وسایا' مولانا

فضل الرحمٰن دھرم کوٹی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اسحاق ساقی' قاری محمد حنیف' مرید احمد سلیمانی نے خطاب کیا' کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

۲/ستمبر کو جامع مسجد نادر شاہ بازار بہاولنگر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی ناظم اعلیٰ مولانا سعید احمد نے کی' کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد قاسم رحمانی نے خطاب کیا' جبکہ حافظ محمد شریف منچن آبادی' محمد اسحاق توحیدی' بابا قائم الدین نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

۴/ستمبر کو جامع مسجد گول چوک اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت مقامی امیر قاری محمد الیاس نے کی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا سید امیر حسین گیلانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالحنان عثمانی' قاری غلام محمود نے خطاب کیا۔

۵/ستمبر کو جامع مسجد التوحید قصور میں مقامی امیر قاری مشتاق احمد کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا محمد اسماعیل آبادی' حاجی محمد شفیع مغل' حاجی اللہ دتہ مجاہد' سابق وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیت' اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔ قادیانیوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی قرار دیا' اس کے ساتھیوں کو صحابی اور اس کی بیویوں کو ام المومنین قرار دیا۔ قادیانی تمام اسلامی اصطلاحات مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کے لئے استعمال کر کے مسلمانان پاکستان کا منہ چڑا رہے ہیں۔ سابق وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اگر آئندہ آنے والی پارلیمنٹ نے اس میں ترمیم کی تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور اگر میں پارلیمنٹ میں ہوا تو سب سے پہلے ایسا فیصلہ کرنے والوں پر میں لعنت بھیجوں گا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ انتخابات میں کامیاب ہونے والے ممبران اسمبلی سے حلفیہ بیان لیا جائے کہ وہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی شقوں کی حفاظت کریں گے۔ مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات قابل مبارکباد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے علماء و مشائخ اور دینی جماعتیں اس بنیادی اور اساسی عقیدہ کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں۔ اس موقع پر محمد اسحاق توحیدی اور بابا قائم الدین نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

۶/ستمبر کو کوہاٹ میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کیا۔ اسی روز جامع مسجد عائشہ صدیقہ محلہ صدیق اکبر شیخوپورہ میں مولانا محمد عالم کی صدارت میں منعقد ہونے والی کانفرنس سے مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا سرور شعیب نے خطاب کیا' جبکہ محمد اسحاق توحیدی اور بابا قائم الدین نے نعتوں سے مجمع کو گرمایا۔

۷/ستمبر کو ملک بھر میں جلسے' سیمینار' کانفرنسیں اور اجتماعات منعقد ہوئے۔ سب سے بڑا اجتماع قصہ خوانی بازار پشاور میں قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا نور الحق نور' قاری فیاض احمد نے خطاب کیا۔

۷/ستمبر کو دوسرا بڑا اجتماع جامع مسجد ختم نبوت چمن شاہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی ناظم اعلیٰ قاری محمد یوسف عثمانی نے کی' جبکہ مہمان خصوصی مولانا عبدالقدوس قارن شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم تھے' کانفرنس سے مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا ریاض احمد' مولانا احسان اللہ فاروقی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب نے خطاب کیا۔

۷/ستمبر کو تیسرا بڑا اجتماع جامع مسجد کشتی بازار ڈیرہ اسماعیل خان میں منعقد ہوا جس کی صدارت حاجی محمد ریاض الحسن گنگوہی نے کی' جبکہ صاحبزادہ طارق محمود' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی سمیت متعدد علمائے کرام نے اس اجتماع سے خطاب کیا۔ اس اجتماع کے مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام سرحد کے ناظم مولانا عطاء الرحمٰن بن مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے۔

۸/ستمبر کو جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت پیر طریقت حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی مولانا شاہ محمد تھے۔ کانفرنس سے تنظیم اسلامی پاکستان کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد' جمعیت علماء پاکستان (نفاذ شریعت) کے صدر انجینئر سلیم اللہ خان' صاحبزادہ مولانا امجد خان' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا منور حسین صدیقی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کیا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد عالمگیر رحیمی' قاری

علی حیدر شجاع آبادی قاری محمد الیاس نے حاصل کی جبکہ نعت بابا قائم الدین نے پڑھی۔ اس موقع پر مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم کی قیادت میں پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے ہوئے ہے جو کہ قادیانیت کے خاتمہ تک جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں نے ملت اسلامیہ کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔ اگر قادیانیوں کو قانون کا پابند نہ کیا گیا تو ملک بھر میں زبردست تحریک چلائی جائے گی جو قادیانیت کے ناپاک وجود کو خس وخاشاک کی طرح بہالے جائے گی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم اسلامی پاکستان کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس فریضہ کو بحسن وخوبی سنبھالے ہوئے ہے۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ قادیانیت کے تعاقب کے لئے میری خدمات ہر وقت حاضر ہیں۔ جمعیت علماء پاکستان (نفاذ شریعت گروپ) کے صدر انجینئر سلیم اللہ خان نے کہا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کی پشت پر ملت اسلامیہ کی سوسالہ تاریخ ہے۔ کسی لادین حکمران کو یہ تاریخ مسخ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر کسی نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو شمع ناموس رسالت کے پروانے ۱۹۵۳ء کی یاد تازہ کرتے ہوئے تن من دھن کی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ مجلس علماء اہلسنت کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ قادیانیت کسی دین و مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ برطانوی استعمار کے ایجنٹوں کا ایک گروہ ہے جس کا ملت اسلامیہ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

۸/ستمبر کو کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علمائے کرام کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد سرفراز خان صفدر، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی محمد جمیل خان، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا ہے۔ قادیانیوں نے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی ماننا شروع کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی امت محمدیہ سے الگ ٹھہرے۔ مسلمانوں کا قادیانیوں سے اختلاف مسلکی یا گروہی اختلاف نہیں بلکہ یہ کفر اور اسلام کا اختلاف ہے۔ ۷/ستمبر کا دن ان دس ہزار شہدائے ختم نبوت کے مقدس لہو کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، ناموس رسالت کی سربلندی اور قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے شہادت تو قبول کر لی لیکن اس مقدس مشن کو ترک نہیں کیا۔ آج ہم قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی صف میں شامل ہوجائیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مسلکی و گروہی اختلافات سے بالاتر ہوکر متحدہ طور پر جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی اور تبلیغی سرگرمیاں باعث تشویش ہیں۔ حکومت کو ان سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنانا اور لاقانونیت سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ قادیانی عقائد کی بنیاد اسلام سے مخالفت پر رکھی گئی ہے۔ موجودہ دور میں قادیانی زن، زر، زمین اور بیرون ملک شہریت دلانے کا لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے قادیانیوں کو بطور ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے۔ ملک میں انڈر گراؤنڈ سرگرمیوں کے ذریعہ قادیانیت کو فروغ دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ قادیانیوں کو نوازنے اور مسلم اکثریت کا استحصال کرنے کی پالیسی کامیاب نہیں ہوسکے گی۔ قادیانی مذہب کی آڑ میں سیاسی عزائم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ علمائے کرام پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کا ایمان بچانے اور قادیانیت کے سدباب کے لئے میدان عمل میں نکلیں اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کریں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے وجود کو اب تک دل سے تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ اندرون خانہ وہ ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ مسلمان نوجوانوں کو مختلف قسم کے لالچ دے کر اور رفاہی کاموں کی آڑ میں قادیانی بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ بیرون ملک قادیانیت کو حقیقی اسلام بنا کر پیش کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں۔ دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کو دبانے اور قادیانیت کو فروغ دینے کی کوشش ہورہی ہے۔ اس صورتحال میں علمائے کرام کو ہر صورت میں قادیانی فتنہ کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ علماء کو مساجد، مدارس اور دیگر پلیٹ فارموں کے ذریعہ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے عوام کو ہوشیار کرنا پڑے گا۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

قادیانیت امت مسلمہ کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ اسلام کے فروغ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ اس موقع پر علماً نے اس عزم کا اظہار کیا کہ علمائے کرام نے جس طرح قادیانیوں کے خلاف ایک صدی پر محیط جدوجہد جاری رکھی ہے' اسی طرح وہ آئندہ بھی ان کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھتے ہوئے انہیں ان کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ اس موقع پر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد' صاحبزادہ مولانا خلیل احمد' حافظ محمد سعید لدھیانوی' مولانا نعیم امجد سلیمی' محمد انور' مفتی عبدالقیوم دین پوری' مولانا محمد اعجاز اور دیگر علماً بھی موجود تھے۔

۹/ستمبر کو جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ میں پیر بشیر احمد گیلانی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مولانا اللہ وسایا' مولانا فقیر اللہ اختر' قاری مصدق قاسمی اور قاری محمد اسحاق نعمانی نے خطاب کیا۔

اس سے قبل ۶/ستمبر بروز جمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پورے ملک میں مبلغین حضرات نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں یوم ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی مسئلہ کو واضح انداز میں بیان کیا۔ کراچی میں مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' محمد انور نے مختلف پروگرام اور اندرون سندھ ٹنڈو آدم میں علامہ احمد میاں حمادی' حیدرآباد میں مولانا محمد نذر عثمانی' گولارچی میں حکیم مولوی محمد عاشق' بدین میں مولانا عبدالستار' ٹنڈو غلام علی میں حافظ محمد زبیر' جھنڈو میں حافظ محمد شریف' نوکوٹ میں مولانا حافظ عبدالستار' کنری میں مولانا محمد مزمل' مولانا عبدالغفور' نالی میں حافظ منیر احمد' میرپور خاص میں مولانا فیض اللہ' مولانا شبیر احمد کرنالوی' مولانا محمد عبداللہ' مفتی عبداللہ انور' مولانا مفتی منیر احمد طارق' سانگھڑ میں مولانا راشد مدنی' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا طاہر مکی' تھر میں مولانا خان محمد جمالی' مولانا عبدالرحمٰن جمالی' کمبٹ میں عبدالسمیع' سکھر میں مولانا محمد حسین ناصر' مولانا قاری خلیل احمد' رحیم یار خان میں مولانا حافظ احمد بخش' بہاولپور میں مولانا محمد اسحاق ساقی' بہاولنگر میں مولانا محمد قاسم رحمانی' اوکاڑہ میں مولانا عبدالرزق مجاہد' ساہیوال میں مولانا عبدالحکیم' لاہور میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' صاحبزادہ مولانا رشید احمد خلف الرشید حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' جھنگ میں مولانا غلام حسین' چناب نگر میں مولانا غلام مصطفیٰ' چنیوٹ میں مولانا یعقوب' فاروق آباد میں مولانا محمد یعقوب رحمانی' مولانا حبیب اللہ' مولانا محمد اسلم' مولانا محمد اشرف' میانوالی میں صاحبزادہ مولانا عزیز احمد' مولانا عبدالستار حیدری' مولانا نذیر احمد' مولانا عبدالجلیل' بھکر میں مولانا محمد عبداللہ' ڈاکٹر دین محمد فریدی' دریا خان میں مولانا غلام فرید اور دریا خان کی قدیمی مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' کلورکوٹ میں مولانا مفتی محمد عمران' چپلاں میں حافظ محمد اسلم' مولانا محمود حسن' گوجرانوالہ میں مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' سرگودھا میں مولانا محمد اکرم طوفانی' گجرات میں مولانا محمد طیب فاروقی' سیالکوٹ میں مولانا محمد عارف ندیم' گوجر خان میں مولانا عبدالمتین' راولپنڈی میں مفتی محمود الحسن' مولانا قاری محمد امین' حکیم قاری محمد یونس' قاری محمد اخلاق مدنی' قاری محمد زرین' قاری محمد یوسف' مولانا عبدالمجید ہزاروی' مولانا اشرف' مولانا عبدالغفار توحیدی' اسلام آباد میں قاضی احسان احمد' مولانا عبدالعزیز' قاری عبدالوحید قاسمی' مولانا محمد شریف ہزاروی' قاری احسان اللہ' ڈیرہ اسماعیل خان میں ریاض الحسن گنگوہی' پشاور میں قاری نورالحق نور' قاری فیاض الرحمٰن' ہری پور میں مولانا محمد عبداللہ' مولانا محمد الیاس' ایبٹ آباد میں ساجد اعوان' مجاہد علی شاہ' مانسہرہ میں مولانا وقارالحق عثمانی' عبدالرؤف روفی' ظہورالحق عثمانی' بفہ میں قاری نذیر احمد' کوئٹہ میں مولانا عبدالعزیز' قاری عبدالرحیم رحیمی' مولانا قاری انوارالحق' مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالعزیز' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی فیاض حسن سجاد' قاری عبداللہ منیر اور دیگر علمائے کرام نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں مسئلہ ختم نبوت کو واضح انداز میں بیان کیا اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت پر روشنی ڈالی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر حضرت علامہ سید انور شاہ کاشمیری' حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی' حضرت مولانا لال حسین اختر' فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اور دیگر حضرات اور احباب کو خراج عقیدت پیش کیا اور موجودہ امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی' حضرت سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ العالی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ طارق محمود کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور یہ عزم کیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

ختم نبوۃ

گزشتہ سے پیوستہ

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوّت

آخری اور فیصلہ کُن بات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ جب کہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں، جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا، مگر ضروری نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو وہ معارف اور نشان دیئے جاتے۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۱، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۵)

''پھر جس حالت میں یہ بات ظاہر اور بدیہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی قدر روحانی قوتیں اور طاقتیں دی گئی تھیں جو فرقہ یہود کی اصلاح کے لئے کافی تھیں تو بلاشبہ ان کے کمالات بھی اسی پیمانہ کے لحاظ سے ہوں گے۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۱، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۵)

''پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کرسکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۲، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۶)

''خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اس کی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے تھی، اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں، تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں، کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۳، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۷)

''اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۳، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۷)

''انسانی مراتب پردۂ غیب میں ہیں۔ اس بات میں بگڑنا اور منہ بنانا اچھا نہیں۔ کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کرسکتا؟''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۳، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۷)

''خدا تعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا بنایا گیا ہے، جس کی چالیس کروڑ آدمی پرستش کررہے ہیں، تب اس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے، مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کرکے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی، تاکہ لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے کہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۴، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۸)

''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو؟ عزیزو! جب کہ میں نے یہ ثابت کردیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں، نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم،

جو کچھ ہے پہلا ہے' خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے بھیج دیا' اب خدا سے لڑو۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۵ روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۹)

''میں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ بلکتبن مسلمان' میری پیشگوئیوں کے مقابل پر اس شخص کی پیشگوئیوں کو' جس کا آسمان سے اترنا خیال کرتے ہیں' صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص۴۱' ۴۲ روحانی خزائن ج۲۰ ص۲۲۳' ۴۴۴)

''اللہ تعالیٰ کی غیرت نے...... ایک ادنیٰ غلام کو مسیح ابن مریم بنا کے دکھا دیا۔''

(الملفوظات ج۵ ص۱۵)

''وہ خدا جو مریم کے بیٹے پر اترا تھا وہی میرے دل پر بھی اترا ہے' مگر اپنی تجلی میں اس سے زیادہ' وہ بھی بشیر تھا اور میں بھی بشیر ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص۲۷۴ روحانی خزائن ج۲۲ ص۲۸۶)

تیسری وجہ ارتداد

تمام انبیاءؑ کرام سے افضل ہونے کا دعویٰ:

اسلامی عقیدے کی رو سے کوئی شخص جو نبی نہ ہو کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۶۲ اور شرح قصیدۃ بدأ الامالی ص۴۳ میں ہے:

''اور کوئی ولی انبیاءؑ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا' کیونکہ انبیاءؑ کرام گناہوں سے معصوم' خوف خاتمہ سے مامون' وحی اور مشاہدہ ملائکہ سے مشرف اور تبلیغ احکام اور ہدایت مخلوق پر مامور ہوتے ہیں' پس یہ جو بعض کرامیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ کسی ولی کا کسی نبی سے افضل ہونا جائز ہے' یہ کفرو ضلال ہے۔''

مرزا کی مندرجہ ذیل عبارتوں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاءؑ کرام کے کمالات کا جامع ہے' اسلامی عقیدے کے مطابق ایسا دعویٰ کفر ہے۔

''میری نسبت براہین احمدیہ حصص سابقہ میں یہ بھی فرمایا ہے: ''جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ'' یعنی رسول خدا تمام گزشتہ انبیاءؑ علیہم السلام کے پیرائیوں میں' اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاءؑ علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں' خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی' ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا' ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۹ روحانی خزائن ج۲۱ ص۱۱۶)

''اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں' سو وہ میں ہوں۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۰ روحانی خزائن ج۲۱ ص۱۱۷'۱۱۸)

''اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہا تک جس قدر انبیاءؑ علیہم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۵ روحانی خزائن ج۲۱ ص۱۱۲)

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاءؑ میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریمؐ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدمؑ' ابراہیمؑ' موسیٰؑ' نوحؑ' داؤدؑ' یوسفؑ' سلیمانؑ' یحییٰؑ' عیسیٰؑ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاءؑ ظل تھے نبی کریمؐ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔''

(ملفوظات ج۳ ص۲۷۰)

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاءؑ علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحٰق ہوں' میں اسمٰعیل ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں' یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص۷۲ حاشیہ روحانی خزائن ج۲۲ ص۷۶)

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاءؑ سے بہتر ہے۔''

(اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۸)

''اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور ان کو انس و جن پر حاکم و سردار بنایا۔ ان کو شیطان نے گمراہ کیا اور جنت سے نکلوایا اور یہ حکومت اسے مل گئی' اور آدم کو ذلت و خواری (معاذ اللہ) اس معرکہ میں نصیب

ختم نبوت

ہوئی' جنگ ایک ڈول ہے' اتقیا کا انجام رحمٰن کے پاس ہے' پس اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تا کہ شیطان کو آخری زمانہ میں ہزیمت دی جا سکے۔" (ترجمہ حاشیہ خطبہ الہامیہ ص ۳۱۲ روحانی خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

"خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

"پہلے انبیاً کے معجزات تو خاص زمینوں اور خاص شہروں تک عموماً محدود ہوئے تھے مگر اب تو خدا تعالیٰ ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔"
(ملفوظات ج ۷ ص ۳۳۶)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت ضلالت سے محفوظ ہے جس کے اول میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے یعنی ایک طرف وجود باجود کی دیوار روئین ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے...... آنحضرت نے ایسے لوگوں کو اپنی امت میں داخل نہیں سمجھا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ غرض قرون ثلثہ کا ہونا بر عایت منہاج نبوت ضروری ہے۔"
(تریاق القلوب ص ۱۵۶ روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۸)

"میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ اگر اس وقت مسیح ہوتے تو جس قدر عظیم الشان تائیدی نشان پیشگوئیوں کے رنگ میں اب خدا نے میرے ہاتھ پر صادر کئے ہیں وہ ان کو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتے اور اپنی پیشگوئیوں کا...... مارے ندامت کے نام نہ لیتے۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۱۳۲)

"میں پکار کر کہتا ہوں مسیح کو مجھ پر زیادت نہیں کیونکہ میں نور محمدی کا قائم مقام ہوں۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۱۲۵)

"خدا کی غیرت نے چاہا کہ احمد کے غلام کو مسیح سے افضل قرار دیا۔"
(ملفوظات ج ۳ ص ۲۵۵)

"(مسیح علیہ السلام میں) انسانیت کا اقبال بھی اس کے وجود میں نظر نہیں آتا...... مسیح محمدی' مسیح موسوی سے افضل ہے...... مسیح موعود سے مقابلہ کرنے میں بھی مسیح اپنی کامیابی اور بعثت کے لحاظ سے کم ہے' کیونکہ محمدی مسیح محمدی کمالات کا جامع ہے۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۳۶۵)

"میں مسیح اور حسین سے بڑھ کر ہوں۔" (ملفوظات ج ۳ ص ۲۸۴)

"حضرت عیسیٰ اگر اسی شان سے آتے جس شان سے وہ پہلے آئے تو وہ کام نہ کر سکتے جو مسیح موعود کے لئے اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے' ان کا دائرہ بہت تنگ اور چھوٹا تھا اور مسیح موعود کا دائرہ بہت وسیع ہے' ان سب امور پر جب نگاہ کی جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود ابن مریم سے بڑھا ہوا ہے۔"
(ملفوظات ج ۳ ص ۷۹)

"خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس (ابن مریم) سے بہت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا' اس (ابن مریم) کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے...... میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے۔"
(ملفوظات ج ۳ ص ۳۳۰)

"عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں...... اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔"
(ملفوظات ج ۴ ص ۲۶۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر و ارتداد کی چوتھی وجہ' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

اسلامی اصولوں کے مطابق کسی نبی کے حق میں ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے' امام قاضی عیاض مالکی "الشفا" میں لکھتے ہیں:

"اسی طرح جو شخص وحدانیت' صحت نبوت اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا قائل ہو لیکن انبیاً کرام علیہم السلام کے حق میں جھوٹ کو جائز سمجھے خواہ اس میں کسی مصلحت کا دعویٰ کرے یا نہ کرے' وہ بالاجماع کافر ہے۔"
(الشفا ج ۲ ص ۲۳۵)

اسی سلسلہ میں آگے لکھتے ہیں:

"یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخی کرے یا کسی اور نبی کی گستاخی کرے یا ان پر کوئی عیب لگائے یا کسی نبی کو قتل کرے یا اس سے جنگ کرے' وہ بالاجماع کافر ہے۔" (ایضاً ج ۲ ص ۲۳۹)

(جاری ہے)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

آخری قسط

بہائی مذہب

یہود کی سازش

مودود احمد

☆...... عیسائی اور مسلمان یہودیوں کو شیطان اور خدا کے دشمن سمجھتے تھے‘ اس لئے ان پر لعنت بھیجتے اور ان پر ظلم کیا کرتے تھے۔ یہودیوں کی ایک کثیر تعداد تلوار کے گھاٹ اتاری گئی‘ ان کے گھر جلا دیئے گئے‘ تاخت و تاراج کئے گئے اور ان کے بچوں کو قیدی بنا کر لے گئے...... جب آفتاب حضرت بہاء اللہ مشرق سے طلوع ہوا تو آپ نے وحدت انسانی کے وعدہ ربانی کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا‘ آپ نے کل افراد انسانی کو خطاب کر کے فرمایا: تم سب ایک ہی درخت کے پھل ہو۔ دو درخت نہیں ہیں کہ ان میں سے ایک تو خدا کی رحمت کا ہو اور دوسرا شیطان کا...... ہمیں مناسب نہیں کہ ہم کسی قوم کو شیطان کے بندے سمجھیں۔

☆...... نسلی تعصب سراسر گمان اور خالص وہم ہے‘ کیونکہ خدا نے ہمیں ایک ہی نسل سے پیدا کیا ہے۔ ابتداء میں مختلف ممالک کے درمیان نہ تو کوئی حد بندی تھی‘ نہ کوئی سرحد زمین کے کسی حصہ کی مالک کوئی خاص قوم نہ تھی۔ خدا کی نظر میں مختلف نسلوں میں کوئی تفریق نہیں ہے‘ پھر انسان کیوں یہ امتیاز و تفریق پیدا کرتا ہے؟ جو جنگ اس قسم کے دھوکہ کا نتیجہ ہو اس کی بھلا کوئی کیسے اعانت کرسکتا ہے؟ خدا نے انسان کو اس لئے تو پیدا نہیں کیا کہ وہ ایک دوسرے سے لڑ مریں؟

☆...... نسلی تعصب کی طرح سیاسی اور وطنی تعصب بھی شر انگیز ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تنگ قومی حب الوطنی اس وسیع حب الوطنی میں غرق کر دی جائے جس کا وطن ساری دنیا ہے۔ زمان گزشتہ میں کہا گیا ہے کہ حب الوطنی یعنی اپنے وطن سے محبت ایمان کا جزو ہے لیکن عظمت کی زبان نے اس ظہور کے زمانہ میں فرمایا ہے کہ فخر اس کے لئے زیبا نہیں جو اپنے ملک سے محبت کرتا ہے۔

☆...... اگر ایک شخص دوسرے پر ظلم و ستم کرے اور شخص مقابل بھی ویسا ہی اس کے ساتھ کرے تو یہ انتقام ہوگا اور انتقام منع و مذموم ہے۔ اگر زید عمر کے بیٹے کو مار دے تو عمر کا کوئی حق نہیں کہ وہ زید کے بیٹے کو مار دے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو یہ انتقام ہوگا اور انتقام بہت مذموم ہے بلکہ اس کو لازم ہے کہ اس کے برعکس عمل کرے‘ معاف کر دے بلکہ اگر ہو سکے تو ظالم کی مدد کرے۔

☆...... جنگ تو انسان نے اپنے جذبہ حرص کو تسکین دینے کے لئے بنائی ہے‘ صرف چند اشخاص کے دنیوی مفاد کی خاطر بے شمار خانماں برباد اور ہزاروں ہی مردوں اور عورتوں کے دل پاش پاش کر دیئے جائیں...... آپ نے تلوار کے استعمال کو حرام قرار دیا اور ”مذہبی جنگ یا جہاد“ کو منسوخ کر دیا بلکہ دفاع کے لئے بھی یہ طریقے استعمال کرنا منع ہے۔

☆...... مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ عیسائیوں کے گرجوں اور یہودیوں کے ہیکلوں میں جائیں‘ اسی طرح دوسروں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں جانا چاہئے...... امریکہ میں‘ میں یہودیوں کی عبادت گاہوں میں گیا جو عیسائیوں کے گرجوں کی مانند ہیں اور میں نے ہر جگہ خدا کی ہی پرستش ہوتے دیکھی...... اسی طرح سب پیشواؤں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے معابد میں جائیں...... انہیں چاہئے کہ وہ غلط جوش مذہبی کو ترک کر کے ایک دوسرے کے معابد میں جائیں اور نہایت محبت و اتحاد کے ساتھ خدا کی پرستش کریں۔

☆...... ہم نے بندوں پر مہربانی کے ارادہ سے منافع کو بھی ان دوسرے معاملات کی طرح قرار دیا جو لوگوں میں رائج ہیں‘ یعنی اس وقت سے یہ کھلا حکم مشیت الٰہی سے آسمان سے نازل ہوا: ”روپے کا سود حلال‘ طیب اور پاک ہے۔“ مسلمان عورتیں جب گھر سے باہر جاتی ہیں تو اپنے چہروں پر برقعہ یا نقاب ڈال کر جاتی ہیں۔ حضرت باب نے ارشاد فرمایا تھا کہ نئے دور میں عورتیں اس ”نا گوار داؤ“ سے آزاد کر دی

جائیں...... اسی لئے بہائی خواتین حالانکہ وہ اچھی طرح جانتی ہیں کہ پردہ کی "دقیانوسی" رسم دانا اور آگاہ لوگوں کے لئے بیکار اور تکلیف دہ ہے' خاموشی سے اس زحمت کو برداشت کرتی ہیں تاکہ پردہ کی رسم کو ہٹا کر مذہبی دیوانگی کے جوش اور کینہ و مخالفت کے طوفان کو بھڑکانے کا موجب نہ ہوں۔

☆...... دین کا لازمہ تو یہ ہے کہ دلوں کو متحد کرے اور جنگ و فسادات دنیا سے نیست و نابود کرے' روحانیت کا پیدا کرنے والا اور ہر نفس کے لئے نور اور زندگی کا حامل ہو۔ اگر دین نفرت' عداوت اور ناچاقی کا باعث ہوتا ہے تو ایسے دین کا نہ ہونا اس کے ہونے سے بہتر ہے اور ایسے دین سے علیحدگی اختیار کرنا ایک صحیح اور سچا نیک عمل ہے کیونکہ بالکل صریح ہے کہ دوا کا مقصد درد کو دور کرنا ہے' پر اگر دوا درد کو بڑھانے لگے تو اسے ترک کرنا ہی اچھا ہے۔ جو دین محبت اور اتحاد کا سبب نہیں وہ دین ہی نہیں ہے۔

☆...... ایک بات جو نہ تو حضرت مسیح (علیہ السلام) کے دین میں تھی نہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور نہ ہی کسی اور پرانے دین یا دھرم میں تھی' وہ یہ ہے کہ حضرت بہاء اللہ کے شاگردوں کے پاس وہ تمام قوانین' قاعدے' اصول' ادارے اور ہدایات موجود ہیں جن کی ان کو اس کام کی تکمیل کے لئے' جس کے لئے وہ محنت اور جانفشانی کرتے ہیں' ضرورت پڑتی ہے۔

☆...... چند لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام دینوں کے ماننے والوں کو ان کے دین کے حقیقی معانی سمجھا کر انہیں بیدار کیا جائے اور یہ بیداری پیدا کرنا حضرت بہاء اللہ کے مشن کا اہم ترین حصہ ہے' آپ عیسائیوں کو بہتر عیسائی اور مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے ہیں۔

بہائی مذہب کی یہ مذکورہ بالا تعلیمات حقیقت میں وہ زہریلے تیر ہیں جو یہودیوں نے اپنے گھناؤنے عزائم پورے کرنے کے لئے بہائیوں سے چلوائے ہیں۔ اس مضمون میں صرف چند جملے شامل کئے گئے ہیں جبکہ ان میں سے ایک ایک موضوع پر ڈھیروں کتابیں عربی' اردو' فارسی اور دوسری زبانوں میں لکھ کر مسلمان ممالک میں پھیلائی گئی ہیں۔ مختلف اخبارات' رسائل و جرائد کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی بھرپور طریقے سے مسلمانوں کے عقائد میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان کی تباہی کے لئے رقوم بھی خرچ کی جارہی ہیں بلکہ "مالی اعانت" کے نام سے بہائی مذہب کا ایک عقیدہ بھی بنایا گیا ہے۔ مصر' شام' ایران' عراق' ترکی' لبنان' اردن' کویت' سعودی عرب' لیبیا' الجزائر' مراکش' یمن' عمان' افریقہ' قطر' بحرین' متحدہ عرب امارات اور اب پاکستان میں اس کا کام زوردار طریقے سے جاری ہے۔ فلسطین (اب اسرائیل) میں ان کا ہیڈ کوارٹر ہے' ہر ملک میں قائم بہائی یونٹ کو ہیڈ کوارٹر سے مسلسل رابطے کا خاص حکم ہے۔ بہائی مذہب مسلمان قوم کا برین واش کرنے کے لئے ایک کثیر المقاصد تحریک ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کو عقلمندانہ سلو پوائزن دیا جارہا ہے اور دوسری طرف بہائیوں کی زبان سے مغرب اور خصوصاً امریکہ کو سبز باغ دکھا کر کیا شہہ دی گئی ہے:

"اے حکمرانان امریکہ و رئیسان جمہور! اس آواز کو سنو جو مطلع کبریا سے بلند ہوئی ہے' یہ کہ کوئی خدا نہیں مگر میں ناطق و علیم' عدل کے ہاتھوں سے ٹوٹے ہوئے اعضاء کو باندھو اور اپنے پروردگار آمر و حکیم کے احکام کے عصا سے ظالم کے مضبوط اعضاء کو توڑ دو۔"

سنسناٹی (اوہایو) میں ۵/نومبر ۱۹۱۲ء کو خطاب کرتے ہوئے عبدالبہا نے کہا کہ امریکہ ایک شریف قوم ہے جو تمام دنیا کے لئے امن کی علمبردار ہے' جس کی روشنی تمام اقالیم پر پڑ رہی ہے۔ امریکہ کی طرح دوسری قومیں ملکی ریشہ دوانیوں سے آزاد اور بری نہیں ہیں' اس لئے وہ عالمگیر امن کو نہیں لاسکتیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ امریکہ کی تمام دنیا سے صلح ہے اور یہ قوم عالمگیر برادری اور عالمگیر صلح کا جھنڈا بلند کرنے کے قابل ہے' جب امریکہ عالمگیر امن کا جھنڈا بلند کرے گا تو باقی دنیا پکار اٹھے گی: ہمیں منظور ہے۔

یہاں پاکستان کی ایک معروف شخصیت قدرت اللہ شہاب کی کتاب میں مذکور ایک واقعہ پڑھیں اور اس کے بعد دیکھیں کہ بہائیوں کی کتابوں میں کیا لکھا ہے؟ قدرت اللہ شہاب بتاتے ہیں کہ:

"ایک بار راولپنڈی کے گورنمنٹ گرلز کالج میں کوئی امریکی پروفیسر تقریر کرنے آیا ہوا تھا۔ پرنسپل صاحب نے صدارت کرنے کے لئے مجھے مدعو کیا۔ اپنی تقریر کے دوران پروفیسر صاحب نے ایک عجیب و غریب طرز بیان اور پیرایۂ استدلال اپنایا۔ انہوں نے یہ الزام لگایا کہ ترقی پذیر ممالک امریکی امداد ہاتھ پھیلا پھیلا کر مانگتے تو ضرور ہیں لیکن اسے حاصل کرنے کے بعد بھی وہ بدستور اپنی فرسودہ اقدار و ثقافت کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ یہ سراسر ناشکری کی علامت ہے کیونکہ امریکی امداد کا مقصد صرف ڈالر اور اسلحہ کی تقسیم' نا نہیں بلکہ دراصل ہمارا

ختم نبوۃ

بنیادی مقصد امریکی اقدار امریکی ثقافت، امریکی طرز حیات اور امریکی رسم ورواج کو بھی ساری دنیا میں پھیلانا اور فروغ دینا ہے، خاص کر تعلیم کے شعبہ میں پروفیسر صاحب نے زور دے کر کہا کہ جو طلباً وظائف پر امریکی یونیورسٹیوں میں جاکر پڑھتے ہیں اور صرف ڈگریاں اور ڈپلومے لے کر واپس آجاتے ہیں، وہ ہمارا وقت اور پیسہ ضائع کرتے ہیں، ہمیں صرف ایسے طلباً اور طالبات کو وظیفوں کا مستحق سمجھنا چاہئے جو ڈگریوں کے علاوہ امریکن اقدار وثقافت، امریکن اخلاق و عادات، امریکن بود وباش کے نقوش بھی اپنے ہمراہ لائیں اور انہیں اپنے اپنے ممالک، اپنے اپنے ماحول اور اپنے اپنے گھروں میں جاری وساری کریں۔''

بہائی کتابوں میں لکھا ہے کہ عبدالبہانے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک اعلیٰ افسر کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ''تم اپنے وطن کی اعلیٰ خدمت اسی وقت کرسکتے ہو جب تم ساری دنیا کے ساکن بن کر فیڈریشن کے ان اصولوں کو جن پر تمہارے اپنے ملک کی حکومت قائم ہے ساری دنیا کے ملکوں اور قوموں میں جاری کرنے کی کوشش کرو۔'' اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا بھر کی ایک سلطنت قائم ہوکر رہے جس کے حق میں دنیا بھر کی سلطنتیں ''جنگ کرنے کے کل اختیارات' ٹیکس لگانے کے کچھ اختیارات اور ہتھیار بندی کے سب اختیارات سے دستبردار'' ہوجائیں گی۔ دنیا کی ہر سلطنت کو اتنے ہتھیار اور اتنی فوج رکھنے کی اجازت ہوگی جتنی اندرون ملک میں انتظام رکھنے کے لئے ضروری ہوگی۔ اس کل دنیا کی سلطنت کے ماتحت ایک محکمہ اجرائیہ ہوگا جس کو اس بین الاقوامی سلطنت کے کسی ''سرکش ممبر'' کو سزا دینے کے لئے اعلیٰ اور خودمختیارانہ اختیارات حاصل ہوں گے۔ اس عدالت عالیہ کے فیصلے ان حالات میں بھی جاری ہوں گے جب طرفین نے اپنا مقدمہ برضا ورغبت اس کے سامنے پیش نہ کیا ہو...... ''مذہبی دیوانگی کا شور وشر اور جنگ وجدال ہمیشہ کے لئے ختم کردیئے جائیں گے'' قومی دشمنی کی آگ ہمیشہ کے لئے بجھادی جائے گی۔ دنیا بھر کے ملکوں کے اتحادی نمائندے خوب سوچ بچار کرکے بین الاقوامی قوانین کی ایک تعزیرات بنائیں گے، جس کے بموجب یہ بھی اختیار دیا جائے گا کہ ''اتحادی اقوام کی متحدہ فوج فوری جبری مداخلت'' کرسکیں۔ آخر کار دنیا بھر کی قومیں ایک برادری بن جائیں گی اور اس برادری کے لوگوں میں ایسے قومی جذبات اور جوش بالکل مٹ جائیں گے جن کی بنیاد تلون مزاجی اور جنگجوئی پر ہو۔

لیگ آف نیشنز یا مجلس بین الاقوامی: ایک اور حکم جس کی بہاء اللہ نے پرزور اور بار بار حمایت کی ہے یہ ہے کہ ایک عالمگیر بین الاقوامی مجلس وجود میں لائی جائے۔ اے جماعت حکمرانان! اپنے اختلافات دور کرو' پھر تمہیں نہ تو اتنی بڑی فوج کی ضرورت ہوگی اور نہ اس قدر سامان جنگ کی حاجت رہے گی۔''...... اگر تم میں سے کوئی دوسرے کے خلاف اٹھ کھڑا ہو تو تم ''سب مل کر اس کا مقابلہ کرو' کیونکہ یہی ظاہر اور کھلا عدل ہے۔ حقیقی تمدن مرکز دنیا میں اپنا علم اس وقت بلند کرے گا جب بعض اعلیٰ خیالات کے شریف حکمران ہمدردانہ جوش کی دنیا میں چمکتے ہوئے آفتاب' مستقل ارادے کے ساتھ پیش قدمی کرکے عالمگیر امن کے مسئلہ پر ایک کانفرنس کریں گے اور اپنے ''خیالات کے اجراء کے وسائل'' کو مضبوطی سے پکڑ کر تمام دنیا کی حکومتوں کا ملاپ کردیں گے...... دنیا کی متحدہ طاقتوں کا فرض ہوگا کہ اس عہد نامہ کو قوی سے قوی تر بناتے جائیں۔ اس عالمگیر عہدنامہ میں '' ہر ایک سلطنت کی حدود اور اس کے قوانین ورواج'' کا تعین ہونا ضروری ہے۔ اس طرح ہر سلطنت کی ''مقدار اسلحہ'' بھی پوری طرح متعین کردینا اس کے لوازمات میں سے ہونا چاہئے۔ اس طاقتور اتحاد کی بنیاد ایسے طریقے پر ڈالنی چاہئے کہ ایک سلطنت کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کرے تو دنیا کی باقی تمام سلطنتیں ''اس پر چڑھائی'' کرکے اسے زیر کریں بلکہ تمام نوع انسان اکٹھی ہوکر ایسی حکومت کا تختہ الٹ دے۔ اگر دنیا کے بیمار جسم کو اس قسم کی مفید دوا دی جائے گی تو یہ فی الحقیقت عالمگیر اعتدال وانصاف کے ذریعے اس کے دکھوں کو مکمل طور سے دور کرنے کا باعث ہوگی۔

☆...... بین الاقوامی عدالت: اگست ۱۹۱۱ء میں بین الاقوامی عدالت کے سلسلے میں جو موہنک کانفرنس ہوئی اس کے سیکریٹری کو عبدالبہانے لکھا۔ اگر دو قوموں کے درمیان کوئی جھگڑا ہوجائے تو یہ بین الاقوامی عدالت اس کا اسی طرح فیصلہ کرے جس طرح جج دو شخصوں کے درمیان کرتا ہے۔ اگر کوئی حکومت کسی وقت اس فیصلے سے روگردانی کرنے کی جرأت کرے تو تمام دوسری حکومتیں اس کو اس ''بغاوت کی سزا دینے کے لئے اس پر چڑھائی کریں'' دنیا بھر کا ایک پایہ تخت ہوگا جو دنیا بھر کے تمدن کا قلب یا مرکز ہوگا' دنیا بھر کی ایک زبان ہوگی۔ یہ زبان دولت مشترکہ کی متحدہ قوموں کے اسکولوں میں مادری زبان کے بطور ثانوی زبان کے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

پڑھائی جائے گی۔ دنیا بھر کے لئے ایک خط ایک ادب' ایک سکہ' ایک قسم کے اوزان اور پیمانے نوع انسان کی مختلف جنسوں اور قوموں کے درمیان آمد و رفت و موافقت کی آسانیاں پیدا کریں گی۔ دنیا بھر کی آمدنی کے وسائل ایک انتظام کے ماتحت لائے جائیں گے...... ساری دنیا میں ایک اتحادی نظام جاری ہوگا جس میں ساری دنیا پر ایک ایسی حکومت ہوگی جس کے اختیارات وقوت کی کوئی نافرمانی نہ کر سکے گا' جس میں مشرق و مغرب کے اعلیٰ اصول یکجا کر دیئے جائیں گے...... یہ ہے اس نظام عالم کا مختصر سا خاکہ جو بہاء اللہ اس دنیا کے لئے لائے ہیں۔

یہ ہے وہ یہودی پلاننگ کی دستاویز جو بہائی مذہب کی تعلیمات کی صورت میں پھیلائی جارہی ہے۔ بہائیوں کی کتاب میں وحدت کی سات شمعوں کا ذکر ہے' وہ سات شمعیں اقوام متحدہ' عالمی عدالت' عالمی بینک' وحدت ادیان' تجدید اسلحہ' عالمی فوج اور عالمی زبان ہیں۔ ان سب کا واحد مقصد مسلمانوں کے ممالک اور وسائل اسرائیل کے قبضہ میں دینا ہے۔ بہائی ایک طرف اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ: ''حضرت بہاء اللہ کی نصیحتوں کو ایک بڑی حد تک ایالات امریکہ نے قبول کیا اور دنیا کے کسی ملک نے بہائی تعلیمات کو ایسی سرعت سے قبول نہیں کیا جیسا کہ اس ملک نے کیا ہے۔'' دوسری طرف اسلام دشمنی کی بالکل واضح صورت لارڈ کرزن کی کتاب (پرشیا اینڈ دی پرشین کوئیچن ۱۸۹۲ء) سے لیا گیا ایک حوالہ ہے جسے بہائیوں نے خصوصی طور پر اپنی کتابوں میں شائع کیا ہے: ایران میں بابیوں کا جو کم از کم اندازہ لگایا گیا ہے وہ اس وقت پانچ لاکھ ہے مگر میرا اپنا خیال یہ ہے کہ کل تعداد دس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ وہ زندگی کے ہر شعبے میں پائے جاتے ہیں۔ وزراء و امراء' دربار شاہی سے لے کر خادموں اور سائیسوں میں بھی موجود ہیں۔ ان کی کارروائی کا میدان عمل خود مسلمانوں کے علماء ہیں۔ اگر بابی مذہب اسی رفتار سے جس سے یہ اس وقت بڑھ رہا ہے' ترقی کرتا گیا تو وہ وقت دور نہیں جب یہ ایران سے ''مسلمانوں کو نکال کر الگ'' کر دے گا۔ اس لئے یہ بات کرنی بہت دشوار ہوتی اگر یہ کسی مخالف دین کے جھنڈے تلے ظاہر ہوتا مگر چونکہ اس کے ''سپاہی عموماً انہی میں سے بھرتی کئے جارہے ہیں جن سے یہ مقابل ہے'' اس لئے انجام کار اس کے کامیاب ہونے کی وجہ زیادہ مضبوط ہے۔

اس ساری یہودی پلاننگ پر عمل پیرا ہونے کے بعد کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس کے متعلق بھی یہودی فتنہ بہائی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''تمام اقوام اور نسلیں اس خدائی جھنڈے کے سایہ تلے جمع ہوں گی۔ مذہب اور ادیان کی باہمی جنگ' نسلوں اور اقوام کی آپس کی دشمنیاں اور وطن پرستی کے اختلافات جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیئے جائیں گے...... یہ بے نظیر غصن تمام اسرائیل کو اکٹھا کرے گا جس کے معنی یہ ہیں کہ اس دور میں قوم یہود' جو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پراگندہ ہے' ارض مقدس میں جمع ہوگی۔ وہ دن بدن بڑھتے جائیں گے حتیٰ کہ تمام فلسطین ان کا وطن ہو جائے گا۔ آنے والے زمانے میں عکا اور حیفا کے درمیان جو فاصلہ ہے' آباد ہو جائے گا اور ہر دو شہر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور ایک عظیم الشان شہر کے دو اطراف ہوں گے۔ یہ دنیا کی ایک عظیم الشان منڈی بنے گا' یہ قوسی شکل کی کھاڑی نہایت اعلیٰ بندرگاہ میں بدل جائے گی جہاں تمام اقوام کے جہاز پناہ اور حفاظت کے لئے آیا کریں گے' سب اقوام کے بڑے بڑے جہاز اس بندرگاہ پر آیا کریں گے اور دنیا کے ہر حصے سے لکھوکھا مردوں اور عورتوں کو سوار کر کے لایا کریں گے۔ عکا سے حیفا تک سب بندرگاہ روشنی کی ایک راہ ہوگی' کوہ کرمل کے دونوں طرف طاقتور تجسس روشنی کے مینار بنائے جائیں گے جو آنے والے جہازوں کی رہنمائی کریں گے۔''

مغربی ممالک کی بمباری ارض حرمین کا گھیراؤ' ورلڈ بینک' آئی ایم ایف اور یہودی ملٹی نیشنل کمپنیاں کے جال اور بزدل مسلمان حکمرانوں کی وجہ سے مسلم ممالک میں یہود و نصاریٰ کے فوجی اڈے' یہ سب جال صرف اور صرف یہودیوں کے گریٹر اسرائیل کی تکمیل کے لئے پھیلائے گئے ہیں۔ وحدت ادیان کی سازش افراد کی آڑ میں مسلمان ممالک کا گھیراؤ' ان سب کی نشاندہی امام حرم شیخ عبدالرحمٰن الحذیفی اپنے تاریخی خطبے میں کر چکے ہیں' یہی وجوہات ہیں جو مسلمانوں کو بے چین کئے رکھتی ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ ہمارا کفار سے کوئی جوڑ نہیں ہے۔ یہود و نصاریٰ اور قوم ہنود ایک قوم ہے۔ ہمیں نہ صرف باطل سے دشمنی رکھنے کا حکم ہے بلکہ کفار کی قوت توڑنے کا بھی حکم ہے۔ اسلام کے عقائد پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہیں اور علماء کرام کی سربراہی میں کفریہ قوتوں اور ان کی سازشوں کے مقابلے کی تیاری کریں' تب ہم قرآنی احکامات کے مطابق بخشش کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

☆☆............☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر میں

زیر سرپرستی

مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت قبلہ شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم

سالانہ ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

یکم شعبان سے شروع ہو رہا ہے

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو، موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان

061/514122 ۔ 04524/212611

خطاطی: محمد امان اللہ قادری ، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

بمقام
مسلم کالونی چناب نگر

سالانہ دو روزہ عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس

تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا

زیر صدارت
مخدوم العلماء والمشائخ
حضرت مولانا خواجہ
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوة
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہؓ و اہل بیتؓ
- اتحادِ امت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ: سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611